مؤلفہ

مولانا مشتاق احمد صاحب چرتھاولی رحمۃ اللہ علیہ

مکتبۃ البشریٰ

کراچی - پاکستان

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ (مشکوٰۃ)

مؤلفہ

مولانا مشتاق احمد صاحب چرتھاولی رحمۃ اللہ علیہ

شعبہ نشر واشاعت
چودھری محمد علی چیریٹیبل ٹرسٹ (رجسٹرڈ)
کراچی پاکستان

کتاب کا نام : عِلم النحو

مؤلف : مولانا مشتاق احمد صاحب چرتھاوَلی رحمہ اللہ علیہ

تعداد صفحات : ۸۰

قیمت برائے قارئین : =/۲۵روپے

سن اشاعت : ۱۴۲۸ھ/ ۲۰۰۷ء

اشاعت جدید : ۱۴۳۲ھ/ ۲۰۱۱ء

ناشر : مکتبۃ البشریٰ

چودھری محمد علی چیریٹیبل ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

Z-3، اوورسیز بنگلوز، گلستان جوہر، کراچی۔ پاکستان

فون نمبر : +92-21-7740738، +92-21-34541739

فیکس نمبر : +92-21-4023113

ویب سائٹ : www.maktaba-tul-bushra.com.pk

www.ibnabbasaisha.edu.pk

ای میل : al-bushra@cyber.net.pk

ملنے کا پتہ : مکتبۃ البشریٰ، کراچی۔ پاکستان +92-321-2196170

مکتبۃ الحرمین، اردو بازار، لاہور۔ پاکستان +92-321-4399313

المصباح، ۱۶-اردو بازار، لاہور۔ +92-42-7124656, 7223210

بك لینڈ، سٹی پلازہ کالج روڈ، راولپنڈی۔ +92-51-5773341,5557926

دارالإخلاص، نزد قصہ خوانی بازار، پشاور۔ پاکستان +92-91-2567539

مکتبہ رشیدیہ، سرکی روڈ، کوئٹہ۔ +92-91-2567539

اور تمام مشہور کتب خانوں میں دستیاب ہے۔

فہرست کتاب علم النحو

عرض ناشر

عربی زبان کے قواعد وکلیات، جوصدیوں پہلے تھے وہ آج بھی اسی طرح ہیں، ماہرین نے اسکے فہم وادراک کے لیے بہت سے علوم وضع کیے، ان میں سے ایک علم النحو بھی ہے جوفہم عربی میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے، اس علم کے حصول سے ہی الفاظ اور جملوں کے اعراب کا پتہ چلتا ہے، عربی کا مشہور مقولہ آج بھی زبان زدعام وخاص ہے:

النحو في الكلام كالملح في الطعام.

آج تک اردو زبان میں جتنی بھی کتابیں اس موضوع پر تألیف کی گئی ہیں، ان میں حضرت مولانا مشتاق احمد چرتھاوَلی رحمۃ اللہ علیہ کی مایہ ناز تصنیف علم النحو ایک امتیازی مقام اور شان وشوکت رکھتی ہے۔اور یہ آج بھی روزِاوّل کی طرح مقبول ومعروف ہے۔یہی وجہ ہے کہ یہ آج بھی تمام دینی مدارس کے طلبا، علما اور عربی دان طبقہ میں مشہور ومعروف ہے۔

علم النحو برصغیر کے مختلف اور معروف طباعتی اداروں سے وقتاً فوقتاً شائع ہوتی رہی ہے، تاہم اس بات کی شدّت سے ضرورت محسوس کی جاتی رہی ہے کہ اس کو جدید طباعت کے تقاضوں سے ہم آہنگ کرکے متعلّمین کی سہولت کے لیے عنوانات اور ذیلی عنوانات کو رنگوں سے اُجاگر کیا جائے، اسی طرح فہرست کا اضافہ اور ہر صفحہ کے بالائی حصّہ پر اسی صفحہ کے عنوانات کا اضافہ کیا جائے۔ چنانچہ مکتبۃ البشریٰ نے ممتاز علمائے کرام کی زیرِنگرانی انتہائی احتیاط کے ساتھ یہ فریضہ سرانجام دیا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس کاوش کو قبول فرمائے اور حضرت مصنّف علیہ الرحمۃ کے درجات کو بلند فرمائے اور مکتبۃ البشریٰ کے ساتھ جو جو حضرات جس انداز میں بھی تعاون فرماتے ہیں ان کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ہماری اس کاوش کو قبول عام بنائے۔ آمین

مکتبة البشریٰ
للطباعة والنشر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّي وَنُسَلِّمُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ.

علمِ نحو کی تعریف: عربی زبان میں علمِ نحو وہ علم ہے کہ جس میں اسم وفعل وحرف کو جوڑ کر جملہ بنانے کی ترکیب اور ہر کلمہ کے آخری حرف کی حالت معلوم ہو۔

فائدہ: اس علم کا یہ ہے کہ انسان عربی زبان بولنے اور لکھنے میں ہر قسم کی غلطی سے محفوظ رہے، مثلاً: زَيْدٌ، دَارٌ، دَخَلَ، فِيْ یہ چار کلمے ہیں، اب اِن چاروں کو ملا کر ایک جملہ بنانا اور اس کو صحیح طور پر ادا کرنا یہ علمِ نحو سے سیکھتے ہیں۔

موضوع لہ: اس علم کا کلمہ اور کلام ہے۔

فصل (۱)

کلمہ وکلام

جو بات آدمی کی زبان سے نکلے اس کو لفظ کہتے ہیں، پھر لفظ اگر بامعنی ہے تو اس کا نام موضوع ہے اور اگر بے معنی ہے تو مہمل۔

عربی زبان میں لفظِ موضوع کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ مُفرد ۲۔ مُرَکّب

۱۔مفرد: اُس اکیلے لفظ کو کہتے ہیں جو ایک معنی بتائے، اور اس کو "کلمہ" بھی کہتے ہیں۔

کلمہ کی تین قسمیں ہیں: ۱۔اسم ۲۔فعل ۳۔حرف

اِسم: وہ کلمہ ہے جسکے معنی بغیر دوسرے کلمہ کے ملائے معلوم ہوجائیں اور اس میں تینوں زمانوں (ماضی، حال، مستقبل) میں سے کوئی زمانہ نہ پایا جائے، جیسے: رَجُلٌ، عِلْمٌ، مِفْتَاحٌ.

اسم کی تین قسمیں ہیں: ۱۔ جامد ۲۔مصدر ۳۔مشتق

جامد: وہ اسم ہے جو نہ خود کسی لفظ سے بنا ہو اور نہ اُس سے اور کوئی لفظ بنتا ہو، جیسے: رَجُلٌ، فَرَسٌ وغیرہ۔

مصدر: وہ اسم ہے کہ جو خود تو کسی لفظ سے نہیں بنتا، مگر اس سے بہت لفظ بنتے ہیں، جیسے: نَصْرٌ، ضَرْبٌ وغیرہ۔

مُشتق: وہ اسم ہے جو مصدر سے بنا ہو، جیسے: ضَرْبٌ سے ضَارِبٌ، نَصْرٌ سے نَاصِرٌ.

فعل: وہ کلمہ ہے جس کے معنی دوسرے کلمہ کے ملائے بغیر معلوم ہو جائیں اور اس میں کوئی زمانہ بھی پایا جائے، جیسے: نَصَرَ يَنْصُرُ، ضَرَبَ يَضْرِبُ.

فعل کی چار قسمیں ہیں: ۱۔ ماضی ۲۔ مضارع ۳۔ امر ۴۔ نہی، اِن کی تعریفیں ''علم الصرف'' میں بیان ہو چکیں۔

حرف: وہ کلمہ ہے جس کے معنی دوسرے کلمہ کے ملائے بغیر معلوم نہ ہوں، جیسے: مِنْ، فِيْ کہ جب تک ان حرفوں کے ساتھ کوئی اسم یا فعل نہ ملے گا اِن سے مستقل معنی حاصل نہ ہوگا، جیسے: خَرَجَ زَيْدٌ مِنَ الدَّارِ، دَخَلَ عَمْرٌو فِي الْمَسْجِدِ.

حرف کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ عامل ۲۔ غیر عامل

۲۔ مُرکّب: وہ لفظ ہے جو دو یا زیادہ کلموں کو جوڑ کر بنایا جائے۔

اس کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ مفید ۲۔ غیر مفید

مرکبِ مفید: وہ ہے کہ جب کہنے والا بات کہہ چکے تو سننے والے کو گزشتہ واقعہ کی خبر یا کسی بات کی طلب معلوم ہو سکے، جیسے: ذَهَبَ زَيْدٌ (زید گیا) اِيْتِ بِالْمَاءِ (پانی لا)۔ پہلی بات سے سننے والے کو زید کے جانے کی خبر معلوم ہوئی، اور دوسری بات سے یہ معلوم ہوا کہ کہنے والا پانی طلب کر رہا ہے۔ مرکبِ مفید کو ''جملہ'' اور ''کلام'' بھی کہتے ہیں۔

جملہ دو قسم کا ہوتا ہے: ۱۔ جملہ خبریہ ۲۔ جملہ انشائیہ

جملہ خبریہ: اس جملہ کو کہتے ہیں جس کے کہنے والے کو سچّا یا جھوٹا کہہ سکیں۔

اور اس کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ جملہ اسمیہ ۲۔ جملہ فعلیہ

جملہ اسمیہ: اس جملہ کو کہتے ہیں جس کا پہلا حصّہ اسم ہو اور دوسرا حصّہ خواہ اسم ہو یا فعل، جیسے: زَيْدٌ عَالِمٌ اور زَيْدٌ عَلِمَ، ان میں سے ہر ایک جملہ اسمیہ خبریہ ہے، اور ان کا پہلا حصّہ مسندالیہ ہے جس کو ''مبتدا'' کہتے ہیں، اور دوسرا حصّہ مسند ہے جس کو ''خبر'' کہتے ہیں۔ جملہ اسمیہ خبریہ کے معنوں میں ''ہے، ہوں، ہو'' آتا ہے۔

جملہ فعلیہ: وہ جملہ ہے کہ اس کا پہلا حصّہ فعل اور دوسرا حصّہ فاعل ہو، جیسے: عَلِمَ زَيْدٌ، سَمِعَ بَكْرٌ، ان میں سے ہر ایک جملہ فعلیہ ہے اور اُن کا پہلا حصّہ مسند ہے جس کو ''فعل'' کہتے ہیں، اور دوسرا حصّہ مسندالیہ ہے جس کو ''فاعل'' کہتے ہیں۔

مسندالیہ: وہ ہے جس کی طرف کسی اسم یا فعل کی نسبت کی جائے، اور اس کو مبتدا اس لیے کہتے ہیں کہ اس سے جملہ کی ابتدا ہوتی ہے۔

مسند: وہ ہے جس کو دوسرے کی طرف نسبت کریں، اور اس کو خبر اس لیے کہتے ہیں کہ یہ پہلے اسم کے حال کی خبر دیتا ہے۔

اسم مسند اور مسندالیہ دونوں ہوسکتا ہے، جیسے: زَيْدٌ عَالِمٌ کہ اِس میں زَيْدٌ اور عَالِمٌ دونوں اسم ہیں اور عَالِمٌ کی نسبت زَيْدٌ کی طرف ہورہی ہے، اس لیے زَيْدٌ مسندالیہ اور عَالِمٌ مسند ہوا۔

فعل مسند ہوتا ہے، مسندالیہ نہیں ہوسکتا، جیسے: زَيْدٌ عَلِمَ اور عَلِمَ زَيْدٌ، اِن دونوں جملوں میں عَلِمَ کی نسبت زَيْدٌ کی طرف ہورہی ہے، اس لیے عَلِمَ مسند ہوا اور زَيْدٌ مسندالیہ۔

حرف نہ مسند ہوتا ہے نہ مسند الیہ۔

ترکیب: جملہ اسمیہ کی ترکیب اِس طرح ہوتی ہے: زَیْدٌ مبتدا عَالِمٌ خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

اور جملہ فعلیہ کی ترکیب اِس طرح ہوتی ہے: عَلِمَ فعل زَیْدٌ فاعل، فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب بیان کریں

اَلطَّعَامُ حَاضِرٌ. اَلْمَاءُ بَارِدٌ. اَلْإِنْسَانُ حَاكِمٌ. جَلَسَ زَيْدٌ.
ذَهَبَ عَمْرٌو. شَرِبَتْ هِنْدٌ. أَكَلَ خَالِدٌ. نَصَرَ بَكْرٌ.

جملہ اِنشائیہ: وہ جملہ ہے جس کے کہنے والے کو سچّا یا جھوٹا نہ کہہ سکیں کیونکہ اِنشا کا معنی ہے ایک چیز کا پیدا کرنا، اور یہ جملہ بھی ایک کام کے پیدا کرنے کو بتاتا ہے، سچ یا جھوٹ کو اس میں دخل نہیں ہوتا، جیسے: اِضْرِبْ یعنی (ضرب کو پیدا کرو)۔

جملہ اِنشائیہ کی چند قسمیں ہیں

۱۔ امر جیسے: اِضْرِبْ (تم مارو)۔
۲۔ نہی جیسے: لَا تَضْرِبْ (تم مت مارو)۔
۳۔ استفہام جیسے: هَلْ ضَرَبَ زَيْدٌ؟ (کیا زید نے مارا؟)۔
۴۔ تمنّی جیسے: لَيْتَ زَيْدًا حَاضِرٌ (کاش! زید حاضر ہوتا)۔
۵۔ ترجّی جیسے: لَعَلَّ عَمْرًوا غَائِبٌ (امید ہے کہ عمرو غائب ہوگا)۔
۶۔ عقود (یعنی معاملات)، جیسے: بِعْتُ[1] وَاشْتَرَيْتُ (میں نے بیچا اور میں نے خریدا)۔

---

[1] واضح ہو کہ بِعْتُ وَاشْتَرَيْتُ اصل میں جملہ فعلیہ خبریہ ہیں، لیکن جب خرید وفروخت کے وقت بائع اور =

۷۔ندا جیسے: يَا اَللّٰهُ (اے اللہ!)۔

۸۔عرض[1] جیسے: أَلَا تَأْتِينِيْ فَأُعْطِيَكَ دِيْنَارًا (تم میرے پاس کیوں نہیں آتے کہ تم کو اشرفی دوں)۔

۹۔قسم جیسے: وَاللّٰهِ لَأَضْرِبَنَّ زَيْدًا (اللہ کی قسم! میں زید کو ضرور ماروں گا)۔

۱۰۔تعجب جیسے: مَا أَحْسَنَهُ (وہ کتنا حسین ہے!) أَحْسِنْ بِهٖ (وہ کس قدر حسین ہے!)۔

مرکبِ غیر مفید: وہ ہے کہ جب کہنے والا بات کہہ چکے تو سننے والے کو اس بات سے کوئی فائدہ خبر یا طلب کا حاصل نہ ہو۔

اس کی تین قسمیں ہیں:۱۔مرکبِ اضافی ۲۔مرکبِ بنائی ۳۔مرکبِ منع صرف

۱۔مرکبِ اضافی: وہ ہے جس میں ایک اسم کی اضافت (نسبت) دوسرے اسم کی طرف ہو۔جس کی اضافت ہوتی ہے اس کو مضاف اور جس کی طرف اضافت ہوتی ہے اس کو مضاف الیہ کہتے ہیں، جیسے: غُلَامُ زَيْدٍ میں غُلَامُ کی اضافت زَيْدٍ کی طرف ہو رہی ہے،تو غُلَامُ مضاف اور زَيْدٍ مضاف الیہ ہوا۔

۲۔مرکبِ بنائی: وہ ہے کہ دو اسموں کو ایک کرلیا ہو اور ان دونوں میں کوئی نسبتِ اضافی یا اِسنادی نہ ہو، نیز پہلے اسم کو دوسرے کے ساتھ ربط دینے والا کوئی حرف ہو، جیسے: أَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَةَ عَشَرَ تک کہ اصل میں أَحَدٌ وَعَشَرٌ اور تِسْعَةٌ وَعَشَرٌ تھا، ''واؤ''

= مشتری بِعْتُ وَاشْتَرَيْتُ کہیں تو خبر نہ ہوں گے، کیونکہ اس میں سچ جھوٹ کا احتمال نہیں اس لیے اس قسم کو اِنشا بصورتِ خبر کہتے ہیں، ہاں! اگر کوئی خرید وفروخت کے وقت کے علاوہ کہے کہ بِعْتُ الْفَرَسَ، اِشْتَرَيْتُ الْكِتَابَ تو اس وقت جملہ خبریہ ہونگے۔

[1] عرض تمنّی کے قریب ہے کیونکہ یہ درحقیقت اُبھارنا اور برانگیختہ کرنا ہے، اور کسی شخص کو اسی چیز سے اُبھارتے ہیں جس کی اُسے تمنا ہوتی ہے۔

کوحذف کرکے دونوں اسموں کوایک کرلیا ہے۔
مرکبِ بنائی کے دونوں اسموں پر ہمیشہ فتح رہتا ہے سوائے اِثْنَا عَشَرَ کے، کہ اس کا پہلا حصّہ بدلتا رہتا ہے۔
۳۔ مرکبِ منع صرف: وہ ہے کہ دو اسموں کوایک کرلیں اور دونوں اسموں کو ربط دینے والا کوئی حرف نہ ہو، جیسے: بَعْلَبَكَّ کہ ایک شہر کا نام ہے، جو بَعْل اور بَكَّ سے مرکب ہے۔ بَعْلَ ایک بُت کا نام ہے اور بَكَّ بانیٔ شہر بادشاہ کا نام ہے۔
مرکبِ منع صرف کا پہلا حصّہ ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے، پورا جملہ نہیں ہوتا، جیسے: "غُلَامُ زَيْدٍ حَاضِرٌ" میں غُلَامُ زَيْدٍ، "جَاءَ أَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا" میں أَحَدَ عَشَرَ، "إِبْرَاهِيْمُ سَاكِنُ بَعْلَبَكَّ" میں بَعْلَبَكَّ۔
ترکیب: ہرایک کی ترکیب اس طرح ہے: غُلَامُ مضاف، زَيْدٍ مضاف الیہ، مضاف اور مضاف الیہ مل کر مبتدا، حَاضِرٌ خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔
جَاءَ فعل، أَحَدَ عَشَرَ ممیّز، رَجُلًا تمیز، ممیّز تمیز مل کر فاعل ہوا، فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔
إِبْرَاهِيْمُ مبتدا، سَاكِنُ مضاف، بَعْلَبَكَّ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب بیان کریں

قَلَمُ زَيْدٍ نَفِيْسٌ. قَامَ أَرْبَعَةَ عَشَرَ رَجُلًا. خَالِدٌ تَاجِرُ حَضْرَمَوْتَ.

فصل (۲)

جملہ کے ذاتی وصفاتی اقسام

واضح ہو کہ کوئی جملہ دو کلموں سے کم نہیں ہوتا، یا تو وہ دونوں کلمے لفظوں میں موجود ہوں، جیسے: ضَرَبَ زَيْدٌ، یا تقدیراً ہوں، جیسے: اِضْرِبْ کہ أَنْتَ اس میں پوشیدہ ہے لفظوں میں موجود نہیں۔ جملہ میں دو سے زیادہ بھی کلمے ہوتے ہیں مگر زیادہ کی کوئی حد نہیں۔ جب جملہ کے کلمات بہت ہوں تو اسم وفعل کو اس میں سے تمیز کرنا چاہیے اور دیکھنا چاہیے کہ مُعرب ہے یا مبنی، عامل ہے یا معمول۔ اور یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ کلمات کا تعلّق آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ کس طرح ہے، تا کہ مسند اور مسند الیہ ظاہر ہو جائے اور جملہ کے صحیح معنی سمجھ میں آسکیں۔

جملہ باعتبار ذات کے چار قسم کا ہوتا ہے: ۱۔ اسمیہ ۲۔ فعلیہ ۳۔ شرطیہ ۴۔ ظرفیہ

۱۔ اسمیہ جیسے: زَيْدٌ قَائِمٌ.

۲۔ فعلیہ جیسے: قَامَ زَيْدٌ.

۳۔ شرطیہ جیسے: إِنْ تُكْرِمْنِيْ أُكْرِمْكَ.

۴۔ ظرفیہ جیسے: عِنْدِيْ مَالٌ.

یہ چاروں قسمیں ''اصلِ جملہ'' کہلاتی ہیں۔

باعتبارِ صفت کے جملہ چھ قسم کا ہوتا ہے

۱۔ مبینہ: جو پہلے جملہ کو واضح کر دے، جیسے: اَلْكَلِمَةُ عَلَى ثَلَاثَةِ أَقْسَامٍ: اِسْمٌ وَفِعْلٌ وَحَرْفٌ، اس مثال میں پہلے جملہ کا مطلب صاف نہیں معلوم ہوتا تھا کہ وہ کونسی

تین قسمیں ہیں، دوسرے جملہ نے اسکو بیان کردیا کہ وہ تین قسمیں اسم وفعل وحرف ہیں۔

۲۔معلّلہ: جو پہلے جملہ کی علّت بیان کرے، جیسا کہ حدیث شریف میں ہے: "لَا تَصُوْمُوْا فِيْ هٰذِهِ الْأَيَّامِ فَإِنَّهَا أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ وَبِعَالٍ" تم روزہ نہ رکھوان پانچ دنوں (عیدین وایّامِ تشریق) میں، اس لیے کہ وہ کھانے پینے اور جماع کے دن ہیں۔
اس حدیث شریف کے پہلے جملہ میں پانچ دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا اوراس کی علّت دوسرے جملے میں بیان فرمائی ہے کہ وہ کھانے پینے اور جماع کے دن ہیں۔

۳۔معترضہ: جودوجملوں کے درمیان بے جوڑ واقع ہو، جیسے: قَالَ أَبُو حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ: "اَلنِّيَّةُ فِي الْوُضُوْءِ لَيْسَتْ بِشَرْطٍ" اس مثال میں "رَحِمَهُ اللّٰهُ" جملہ معترضہ ہے کہ پہلے اور بعد کے کلام سے اس کا کوئی تعلّق نہیں۔

۴۔مستانفہ: وہ جملہ ہے جس سے نیا کلام شروع کیا جائے، جیسے: اَلْكَلِمَةُ عَلَى ثَلَاثَةِ أَقْسَامٍ، اس کو "جملہ ابتدائیہ" بھی کہتے ہیں۔

۵۔حالیہ: وہ جملہ ہے جوحال واقع ہو، جیسے: جَاءَنِيْ زَيْدٌ وَهُوَ رَاكِبٌ.

۶۔معطوفہ: وہ جملہ ہے جو پہلے جملہ پرعطف کیا جائے، جیسے: جَاءَنِيْ زَيْدٌ وَذَهَبَ عَمْرٌو.

فصل (۳)

علاماتِ اسم

۱۔ الف لام ۲۔ حرفِ جر اُس کے شروع میں ہو، جیسے: اَلْحَمْدُ، بِزَيْدٍ.

۳۔ تنوین اُس کے آخر میں ہو، جیسے: زَيْدٌ.

۴۔ مسند الیہ ہو، جیسے: زَيْدٌ قَائِمٌ.

۵۔ مضاف ہو، جیسے: غُلَامُ زَيْدٍ.

۶۔ مُصغَّر ہو، جیسے: قُرَيْشٌ، رُجَيْلٌ.

۷۔ منسوب ہو، جیسے: بَغْدَادِيٌّ، هِنْدِيٌّ.

۸۔ تثنیہ ہو، جیسے: رَجُلَانِ.

۹۔ جمع ہو، جیسے: رِجَالٌ.

۱۰۔ موصوف ہو، جیسے: رَجُلٌ كَرِيْمٌ.

۱۱۔ تائے متحرکہ اس سے ملی ہو، جیسے: ضَارِبَةٌ.

فائدہ: واضح ہو کہ فعل تثنیہ یا جمع نہیں ہوتا، اور فعل کے جو صیغے تثنیہ و جمع کہلاتے ہیں وہ فاعل کے اعتبار سے ہیں، جیسے: فَعَلَا، يَفْعَلَانِ (اُن دو مردوں نے کیا، وہ دو مرد کرتے ہیں) ایسے ہی فَعَلُوْا، يَفْعَلُوْنَ (اُن سب مردوں نے کیا، وہ سب مرد کرتے ہیں) کرنے والے دو مرد یا سب مرد ہیں۔

یہ مطلب نہیں کہ دو کام کیے یا سب کام کیے، کام تو ایک ہی کیا مگر کرنے والے دو مرد یا سب مرد ہوئے۔ خوب ذہن نشین کرلیں۔

علاماتِ فعل

۱۔ قَدْ اس کے شروع میں ہو، جیسے: قَدْ ضَرَبَ (بے شک اس نے مارا)۔
۲۔ سـ شروع میں ہو، جیسے: سَيَضْرِبُ (قریب ہے کہ مارے گا وہ)۔
۳۔ سَوْفَ شروع میں ہو، جیسے: سَوْفَ يَضْرِبُ (قریب ہے کہ مارے گا وہ)۔
۴۔ حرفِ جزم داخل ہو، جیسے: لَمْ يَضْرِبْ.
۵۔ ضمیر متّصل ہو، جیسے: ضَرَبْتُ.
۶۔ آخر میں تائے ساکن ہو، جیسے: ضَرَبَتْ.
۷۔ اَمر ہو، جیسے: اِضْرِبْ.
۸۔ نہی ہو، جیسے: لَا تَضْرِبْ.

علامتِ حرف

حرف کی علامت یہ ہے کہ اس میں اسم وفعل کی علامت نہ پائی جائے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ کلام میں حرف مقصود نہیں ہوتا بلکہ وہ محض ربط کا فائدہ دیتا ہے۔ اور یہ ربط کبھی دو اسموں میں ہوتا ہے، جیسے: زَيْدٌ فِي الدَّار. یا ایک اسم اور ایک فعل میں، جیسے: كَتَبْتُ بِالْقَلَمِ. یا دو فعلوں میں، جیسے: أُرِيْدُ أَنْ أُصَلِّيَ.

فصل (۴)
معرب و مبنی

آخری حرف کی تبدیلی کے اعتبار سے کلمہ کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ معرب ۲۔ مبنی

معرب: وہ کلمہ ہے کہ جس کا آخری حرف ہمیشہ بدلتا رہتا ہو۔ پس جس سبب سے یہ تبدیلی ہوتی ہے اُس کو عامل کہتے ہیں، اور جو چیز آخری حرف سے بدلتی ہے اس کو اِعراب کہتے ہیں۔

اعراب دو قسم کا ہوتا ہے: ۱۔ حرکتی، جیسے: ضمّہ، فتحہ، کسرہ۔ ۲۔ حرفی، جیسے: "الف، واو، یا۔" آخری حرف کو محلِ اعراب کہتے ہیں، جیسے: جَاءَ زَیْدٌ، اس میں جَاءَ عامل ہے اور زَیْدٌ پرضمّہ ہے، رَأَیْتُ زَیْدًا میں رَأَیْتُ عامل ہے اور زَیْدًا پرفتحہ ہے، اور مَرَرْتُ بِزَیْدٍ میں "بـ" حرفِ جار عامل ہے اور "زید" پرکسرہ ہے، پس "زید" معرب ہے، اور "زید" کا آخری حرف "د" محلِ اعراب ہے اور ضمّہ، فتحہ، کسرہ اعراب ہے۔

مبنی: وہ کلمہ ہے جس کے آخری حرف کا اعراب تمام حالتوں میں یکساں رہتا ہے، یعنی عامل کے بدلنے سے اس کی آخری حرکت میں کچھ تبدیلی نہیں ہوتی، جیسے: جَاءَ هٰذَا، رَأَیْتُ هٰذَا، مَرَرْتُ بِهٰذَا، ان مثالوں میں هٰذَا مبنی ہے کہ ہر حالت میں یکساں ہے ؎

مبنی آں باشد کہ ماند برقرار
معرب آں باشد کہ گردد بار بار

"مبنی وہ ہوتا ہے جو ایک ہی حالت میں برقرار رہے، معرب وہ ہوتا ہے جو بار بار بدلے۔"

مبنی ومعرب کے اَقسام

تمام اسموں میں صرف اسم غیر متمکن مبنی ہے، اور افعال میں فعلِ ماضی اور امر حاضر معروف اور فعلِ مضارع جس میں ''نون جمع مؤنث'' اور ''نون تاکید'' کا ہو، اور تمام حروف مبنی ہیں۔

اسمِ متمکّن معرب ہے بشرطیکہ ترکیب میں واقع ہو، ورنہ بلاترکیب کے مبنی ہوگا۔

متمکّن: اس لیے کہتے ہیں کہ تمکّن کے معنی ہیں جگہ دینا، اور چونکہ یہ اسم اعراب کو جگہ دیتا ہے اس لیے اس کو متمکّن کہتے ہیں، اور یہ مبنی الاصل کے مُشابہ بھی نہیں ہوتا۔

فعلِ مضارع معرب ہے بشرطیکہ ''نونِ جمع مؤنث'' اور ''نونِ تاکید'' سے خالی ہو۔

پس اِن دو قسموں کے علاوہ اور معرب نہیں ہوتا یعنی ایک تو وہ اسم جو مبنی الاصل کے مشابہ نہ ہو اور ایک فعلِ مضارع جو ''نونِ جمع مؤنث'' اور ''نونِ تاکید'' سے خالی ہو۔

اسم غیر متمکّن: وہ اسم ہے جو مبنی الاصل کے مشابہ ہو۔

مبنی الاصل تین ہیں: ۱۔ فعل ماضی　۲۔ امر حاضر معروف　۳۔ تمام حروف۔

اور یہ مشابہت کئی طرح سے ہوتی ہے: یا تو اسم میں مبنی الاصل کے معنی پائے جائیں، جیسے: أَیْـنَ میں ہمزۂ استفہام کے معنی پائے جاتے ہیں۔ اور ہمزۂ استفہام حرفِ مبنی الاصل ہے، اور هَیْهَاتَ میں ماضی کے معنی ہیں، اور رُوَیْدَ امر حاضر کے معنی میں ہے، اور ماضی و امر مبنی الاصل ہیں، یا جیسے حرف محتاج ہوتا ہے ایسے ہی اسم غیر متمکّن میں احتیاج پائی جاتی ہے، جیسے اسمائے موصولہ و اسمائے اشارہ کہ یہ صلہ اور مُشار الیہ کے محتاج ہیں، یا اسم غیر متمکّن میں تین حروف سے کم ہوں، جیسے: مَـنْ، ذَا، یا اس کا کوئی حصّہ حرف کو شامل ہو، جیسے: أَحَدَ عَشَرَ کہ اصل میں أَحَدٌ وَعَشَرٌ تھا۔

فصل (۵)

اسمِ غیر متمکّن کے اقسام

اسمِ غیر متمکن یا مبنی کی آٹھ قسمیں ہیں:

۱۔ مضمرات　۲۔ اسمائے موصولہ　۳۔ اسمائے اشارہ

۴۔ اسمائے افعال　۵۔ اسمائے اصوات　۶۔ اسمائے ظروف

۷۔ اسمائے کنایات　۸۔ مرکبِ بنائی

۱۔ مضمرات[1] کی پانچ قسمیں ہیں:

۱۔ مرفوع متّصل　۲۔ مرفوع منفصل　۳۔ منصوب متّصل

۴۔ منصوب منفصل　۵۔ مجرور متّصل

ضمیرِ مرفوع متّصل: (یعنی فاعل کی وہ ضمیر جو فعل سے ملی ہو) چودہ ہیں:

ضَرَبْتُ	ضَرَبْنَا	ضَرَبْتَ	ضَرَبْتُمَا	ضَرَبْتُمْ	ضَرَبْتِ	ضَرَبْتُمَا
ضَرَبْتُنَّ	ضَرَبَ	ضَرَبَا	ضَرَبُوْا	ضَرَبَتْ	ضَرَبَتَا	ضَرَبْنَ

ضمیرِ مرفوع منفصل: (یعنی فاعل کی وہ ضمیر جو فعل سے جدا ہو) چودہ ہیں:

أَنَا	نَحْنُ	أَنْتَ	أَنْتُمَا	أَنْتُمْ	أَنْتِ	أَنْتُمَا
أَنْتُنَّ	هُوَ	هُمَا	هُمْ	هِيَ	هُمَا	هُنَّ

تنبیہ: ضمیر مرفوع علاوہ فاعل کے دوسرے مرفوعات کے لیے بھی آتی ہے، یہاں آسانی

[1] مضمرات مضمر کی جمع ہے اور مضمر ضمیر کو کہتے ہیں اور ضمیر اس اسمِ معرفہ کو کہتے ہیں جو مخاطب، متکلّم یا غائب پر دلالت کرے۔

کے لیے صرف فاعل کا ذکر کیا گیا۔

ضمیرِ منصوب متّصل: (یعنی مفعول کی وہ ضمیر جو فعل سے ملی ہو) چودہ ہیں:

ضَرَبَنِيْ	ضَرَبَنَا	ضَرَبَكَ	ضَرَبَكُمَا	ضَرَبَكُمْ	ضَرَبَكِ	ضَرَبَكُمَا
ضَرَبَكُنَّ	ضَرَبَهُ	ضَرَبَهُمَا	ضَرَبَهُمْ	ضَرَبَهَا	ضَرَبَهُمَا	ضَرَبَهُنَّ

ترکیب: ضَرَبَ فعل، اس میں ضمیر هُوَ کی اس کا فاعل، ''نون'' وقایہ کا، ''یا'' ضمیر متکلّم مفعول، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

ضمیرِ منصوب منفصل: (یعنی مفعول کی وہ ضمیر جو فعل سے جدا ہو) چودہ ہیں:

إِيَّايَ	إِيَّانَا	إِيَّاكَ	إِيَّاكُمَا	إِيَّاكُمْ	إِيَّاكِ	إِيَّاكُمَا
إِيَّاكُنَّ	إِيَّاهُ	إِيَّاهُمَا	إِيَّاهُمْ	إِيَّاهَا	إِيَّاهُمَا	إِيَّاهُنَّ

تنبیہ: ضمیر منصوب علاوہ مفعول کے دوسرے منصوبات کے لیے بھی آتی ہے، یہاں آسانی کے لیے صرف مفعول کا ذکر کیا گیا۔

ضمیر مجرور متّصل: بھی چودہ ہیں، اور یہ دو طرح کی ہوتی ہے:

ایک تو وہ جس پر حرفِ جر داخل ہو، دوسری وہ جس پر مضاف داخل ہو۔

ضمیرِ مجرور بحرفِ جر:

لِيْ	لَنَا	لَكَ	لَكُمَا	لَكُمْ	لَكِ	لَكُمَا
لَكُنَّ	لَهُ	لَهُمَا	لَهُمْ	لَهَا	لَهُمَا	لَهُنَّ

ضمیرِ مجرور باضافت:

دَارِيْ	دَارُنَا	دَارُكَ	دَارُكُمَا	دَارُكُمْ	دَارُكِ	دَارُكُمَا

دَارُکُنَّ	دَارُهُ	دَارُهُمَا	دَارُهُمْ	دَارُهَا	دَارُهُمَا	دَارُهُنَّ

فائدہ: کبھی جملہ سے پہلے ضمیرِ غائب بغیر مرجع کے واقع ہوتی ہے، پس اگر وہ ضمیر مذکر کی ہے تو اس کو "ضمیرِ شان" کہتے ہیں، اور اگر ضمیر مؤنث کی ہے تو "ضمیرِ قصّہ"، اور اس ضمیر کے بعد کا جملہ اس کی تفسیر کرتا ہے، جیسے: إِنَّهٗ زَيْدٌ قَائِمٌ (تحقیق شان یہ ہے کہ زید کھڑا ہے) اور إِنَّهَا زَيْنَبُ قَائِمَةٌ (تحقیق قصّہ یہ ہے کہ زینب کھڑی ہے)۔

۲۔ اسمائے موصولہ:

اَلَّذِيْ وہ ایک مرد کہ	اَلَّذَانِ وہ دو مرد کہ	اَلَّذَيْنِ وہ دو مرد کہ	اَلَّذِيْنَ وہ سب مرد کہ	اَلَّتِيْ وہ ایک عورت کہ	اَلَّتَانِ وہ دو عورتیں کہ
اَللَّتَيْنِ وہ دو عورتیں کہ	اَللَّاتِيْ وہ سب عورتیں کہ	اَللَّوَاتِيْ وہ سب عورتیں کہ	مَا جو چیز کہ	مَنْ جو شخص کہ	أَيٌّ أَيَّةٌ

اور "الف لام" بمعنی اَلَّذِيْ اسمِ فاعل اور اسمِ مفعول میں، جیسے: اَلضَّارِبُ بمعنی اَلَّذِيْ ضَرَبَ اور اَلْمَضْرُوْبُ بمعنی اَلَّذِيْ ضُرِبَ، اور ذُوْ بمعنی اَلَّذِيْ قبیلہ بنی طی کی زبان میں، جیسے: جَاءَ ذُوْ ضَرَبَكَ یعنی اَلَّذِيْ ضَرَبَكَ.

أَيٌّ وَأَيَّةٌ معرب ہیں اور بغیر اضافت کے اِن کا استعمال نہیں ہوتا۔

فائدہ: اسمِ موصول وہ اسم ہے جو تنہا جملہ کا پورا جزو بغیر صلہ کے نہیں ہوتا، اور صلہ اس کا جملہ خبریہ ہوتا ہے کہ جس میں ضمیر موصول کی طرف لوٹنے والی ہوتی ہے، جیسے: جَاءَ الَّذِيْ أَبُوْهُ عَالِمٌ (آیا وہ شخص کہ جس کا باپ عالم ہے)۔

ترکیب: جَاءَ فعل، اَلَّذِيْ اسمِ موصول، أَبُوْ مضاف، "هٗ" ضمیر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا، عَالِمٌ خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ ہو کر صلہ ہوا، صلہ موصول مل کر فاعل، جَاءَ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب بیان کریں

جَاءَ الَّذِيْ ضَرَبَكَ. رَأَيْتُ الَّذَيْنِ ضَرَبَاكَ. مَرَرْتُ بِالَّذِيْنَ ضَرَبُوْكَ.
أَكْرِمْ مَنْ أَكْرَمَكَ. قَرَأْتُ مَا كَتَبْتَ.

۳۔ اسمائے اشارہ: دو قسم پر ہیں: ۱۔ اشارہ قریب ۲۔ اشارہ بعید

اِشارہ قریب یہ ہیں:

هٰذَا	هٰذَانِ	هٰذِهٖ	هَاتَانِ	هٰؤُلَاءِ
یہ ایک مرد	یہ دو مرد	یہ ایک عورت	یہ دو عورتیں	یہ سب مرد یا یہ سب عورتیں

اِشارہ بعید یہ ہیں:

ذٰلِكَ	ذَانِكَ	تِلْكَ	تَانِكَ	أُولٰئِكَ
وہ ایک مرد	وہ دو مرد	وہ ایک عورت	وہ دو عورتیں	وہ سب مرد یا وہ سب عورتیں

فائدہ: جس کی طرف اِشارہ کیا جائے اُسے مُشار الیہ کہتے ہیں، جیسے: هٰذَا الْقَلَمُ نَفِيْسٌ، اس مثال میں اَلْقَلَمُ مُشار الیہ ہے۔

ترکیب: هٰذَا اِسم اِشارہ اَلْقَلَمُ مُشار الیہ، اسم اشارہ مُشار الیہ مل کر مبتدا ہوا، نَفِيْسٌ خبر، مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب بیان کریں

هٰذَا الْبَيْتُ قَدِيْمٌ. هٰؤُلَاءِ إِخْوَانُ سَعِيْدٍ. هٰذِهِ الْمَرْأَةُ صَالِحَةٌ.
هَاتَانِ الْبِنْتَانِ أُخْتَانِ. أُولٰئِكَ طُلَّابُ الْمَدْرَسَةِ.

۴۔ اَسمائے اَفعال: وہ اَسما ہیں جو فعل کے معنوں میں استعمال ہوتے ہیں۔ ان کی دو قسمیں ہیں:

بمعنی امر حاضر جیسے:

رُوَیْدَ	بَلْهَ	حَیَّهَلْ	هَلُمَّ	دُوْنَكَ	عَلَیْكَ	هَا
چھوڑ دو	چھوڑو	متوجہ ہو	آؤ	لے	لازم پکڑو	پکڑ

بمعنی فعل ماضی جیسے:

هَیْهَاتَ	شَتَّانَ	سَرْعَانَ
دور ہوا	جدا ہوا	جلدی کی

۵۔ اَسمائے اَصوات: وہ اسما ہیں جن سے کسی آواز کی نقل مقصود ہوتی ہے، جیسے: أُحْ أُحْ (کھانسی کی آواز)، أُفْ أُفْ (درد اور کرب کی آواز)، بَخَّ بَخَّ (خوشی اور مسرت کی آواز)، نَخَّ نَخَّ (اونٹ بٹھانے کی آواز)، غَاقَ (کوّے کی آواز)۔

٦۔ اَسمائے ظروف: وہ کلمات ہیں جن میں ظرفِ زمان اور مکان کے معنی پائے جاتے ہیں۔

ا۔ظرفِ زمان: جیسے: إِذْ، إِذَا، مَتٰی، كَیْفَ، أَیَّانَ، أَمْسِ، مُذْ، مُنْذُ، قَطُّ، عَوْضُ، قَبْلُ، بَعْدُ.

إِذْ: ماضی کے لیے ہے اگرچہ مستقبل پر داخل ہو، اور اسکے بعد جملہ اسمیہ اور فعلیہ دونوں آسکتے ہیں، جیسے: جِئْتُكَ إِذْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ، وَإِذِ الشَّمْسُ طَالِعَةٌ.

إِذَا: یہ مستقبل کیلئے آتا ہے اور ماضی کو بھی مستقبل کے معنی میں کر دیتا ہے، جیسے: ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ﴾ اور اٰتِیْكَ إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ اور کبھی مُفاجات

کے لیے بھی آتا ہے، جیسے: خَرَجْتُ فَإِذَا السَّبُعُ وَاقِفٌ (میں نکلا پس اچانک درندہ کھڑا تھا)۔

مَتٰی: یہ شرط اور استفہام کے لیے آتا ہے، جیسے: مَتٰی تَصُمْ أَصُمْ (جب تم روزہ رکھوگے میں روزہ رکھوں گا) یہ شرط کی مثال ہے، اور مَتٰی تُسَافِرُ؟ (تم کب سفر کروگے؟) یہ استفہام کی مثال ہے۔

کَیْفَ: یہ حال دریافت کرنے کے لیے آتا ہے، جیسے: کَیْفَ أَنْتَ؟ أَيْ فِيْ أَيِّ حَالٍ أَنْتَ؟ (تم کس حال میں ہو؟)

أَیَّانَ: یہ وقت دریافت کرنے کے لیے آتا ہے، جیسے: ﴿أَیَّانَ یَوْمُ الدِّیْنِ﴾ (کب ہے دن جزا کا!)۔

أَمْسِ: جیسے: جَاءَنِيْ زَیْدٌ أَمْسِ. (آیا میرے پاس زید کل)۔

مُذْ وَمُنْذُ: یہ دونوں کام کی ابتدائی مدت بتاتے ہیں، جیسے: مَا رَأَیْتُهُ مُذْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ (میں نے اس کو جمعہ کے دن سے نہیں دیکھا) اور پوری مدت کے لیے بھی آتے ہیں، جیسے: مَا رَأَیْتُهُ مُنْذُ یَوْمَیْنِ (میں نے اُس کو دو دن سے نہیں دیکھا)۔

قَطُّ: یہ ماضی منفی کی تاکید کے لیے آتا ہے، جیسے: مَا ضَرَبْتُهُ قَطُّ (میں نے اس کو ہرگز نہیں مارا)۔

عَوْضُ: یہ مستقبل منفی کی تاکید کے لیے آتا ہے، جیسے: لَا أَضْرِبُهُ عَوْضُ (میں اُسے کبھی نہیں ماروں گا)۔

قَبْلُ وَ بَعْدُ: جب کہ مضاف ہوں اور مضاف الیہ متکلّم کی نیت میں ہو، جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ﴾ أَيْ مِنْ قَبْلِ كُلِّ شَيْءٍ

وَمِنْ بَعْدِ كُلِّ شَيْءٍ، اورجیسے: أَنَا حَاضِرٌ مِنْ قَبْلُ یعنی مِنْ قَبْلِكَ، مَتٰى تَجِيئُنَا بَعْدُ یعنی بَعْدَ هٰذَا.

۲۔ظرفِ مکان: حَيْثُ، قُدَّامُ، خَلْفُ، تَحْتُ، فَوْقُ، عِنْدَ، أَيْنَ، لَدٰى، لَدُنْ.

حَيْثُ: اکثر جملہ کی طرف مضاف ہوتا ہے، جیسے: اِجْلِسْ حَيْثُ زَيْدٌ جَالِسٌ یعنی اِجْلِسْ مَكَانَ جُلُوسِ زَيْدٍ.

قُدَّامُ وَ خَلْفُ: جیسے: قَامَ النَّاسُ قُدَّامُ وَخَلْفُ، یعنی قُدَّامَهُ وَخَلْفَهُ.

تَحْتُ وَفَوْقُ: جیسے: جَلَسَ زَيْدٌ تَحْتُ وَصَعِدَ عَمْرٌو فَوْقُ، أَيْ تَحْتَ الشَّجَرَةِ وَفَوْقَ الشَّجَرَةِ مَثَلًا.

عِنْدَ: جیسے: اَلْمَالُ عِنْدَ زَيْدٍ (مال زید کے پاس ہے)۔

أَيْنَ وَأَنّٰى: خواہ استفہام کے لیے آئیں، جیسے: أَيْنَ تَذْهَبُ؟ (تم کہاں جاتے ہو؟)، أَنّٰى تَقْعُدُ؟ (تم کہاں بیٹھوگے؟) یا شرط کے لیے، جیسے: أَنّٰى تَجْلِسْ أَجْلِسْ (جہاں تم بیٹھوگے میں بیٹھوں گا)، اور أَنّٰى تَذْهَبْ أَذْهَبْ (جہاں تم جاؤگے میں جاؤں گا)۔ اور أَنّٰى كَيْفَ کے معنی میں بھی آتا ہے جب کہ فعل کے بعد آئے، كَقَوْلِهٖ تَعَالٰى: ﴿فَأْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ﴾ أَيْ كَيْفَ شِئْتُمْ (پس آؤتم اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو)۔

لَدٰى ولَدُنْ: یہ دونوں عِنْدَ کے معنی میں آتے ہیں، اور فرق عِنْدَ اور اِن دونوں میں یہ ہے کہ عِنْدَ میں شئے کا قبضہ اور مِلک کا ہونا کافی ہے، ہر وقت پاس رہنا ضروری نہیں، جیسے: اَلْمَالُ عِنْدَ زَيْدٍ (مال زید کے پاس ہے) خواہ مال خزانہ میں ہو یا اسکے پاس حاضر ہو، اور اَلْمَالُ لَدٰى زَيْدٍ اُس وقت کہیں گے جب مال زید

کے پاس حاضر ہو۔ پس عِنْدَ عام ہے اور لَدٰی و لَدُنْ خاص ہے، خوب سمجھ لو۔

فائدہ۱: قَبْلُ، بَعْدُ، تَحْتُ، فَوْقُ، قُدَّامُ، خَلْفُ، حَيْثُ، قَطُّ، عَوْضُ ضمّہ پر مبنی ہوتے ہیں، اور أَيَّانَ، كَيْفَ، أَيْنَ فتحہ پر مبنی ہوتے ہیں، اور أَمْسِ کسرہ پر مبنی ہوتا ہے، باقی ظروف سکون پر۔

فائدہ۲: ظروف غیر مبنی جب جملہ یا إِذْ کی طرف مضاف ہوں تو ان کا فتحہ پر مبنی ہونا جائز ہے، كَقَوْلِهٖ تعالٰى: ﴿هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ﴾ تو یہاں یوم کو مفتوح پڑھنا جائز ہے، جیسے: يَوْمَئِذٍ، حِيْنَئِذٍ.

۷۔ اسمائے کنایات: وہ اسما ہیں جو کسی مُبہم اور غیر معیّن امر پر دلالت کرتے ہیں، جیسے: كَمْ، كَذَا کنایہ ہے عدد سے، اور كَيْتَ، ذَيْتَ کنایہ ہے بات سے۔

۸۔ مرکبِ بنائی: جیسے: أَحَدَ عَشَرَ.

فصل (٦)
اِسمِ منسوب

اسم کے آخر میں نسبت کے لیے ''یائے مشدّد'' اوراس سے پہلے کسرہ زیادہ کرنے سے جو اسم بنتا ہے اس کواسمِ منسوب یاصفتِ نسبتی کہتے ہیں۔

اسم کے آخر میں ''یائے نسبت'' لگانے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کے ساتھ کسی شئے کا تعلّق ہے، جیسے: بَغْدَادِيٌّ (بغداد کا رہنے والا، یابغداد کی پیدا کی ہوئی چیز) اور هِنْدِيٌّ (ہند کا رہنے والا، یاہند کی پیدا کی ہوئی چیز)، صَرَفِيٌّ (علمِ صرف کا جاننے والا)، نَحْوِيٌّ (علمِ نحو کا جاننے والا)۔

ذیل میں نسبت کے چند ضروری قاعدے لکھے جاتے ہیں:

۱۔ ''الف مقصورہ'' جب کلمہ میں تیسری یاچوتھی جگہ واقع ہوتو ''واؤ'' سے بدل جاتا ہے، جیسے عِیْسٰی سے عِیْسَوِيٌّ اور مَوْلٰی سے مَوْلَوِيٌّ، اوراگر ''الف مقصورہ'' پانچویں جگہ ہوتو گرجاتا ہے، جیسے: مُصْطَفٰی سے مُصْطَفِيٌّ.

۲۔ ''الف ممدودہ'' کے بعد والا ''ہمزہ''، ''واؤ'' سے بدل جاتا ہے، جیسے: سَمَاءٌ سے سَمَاوِيٌّ اور بَیْضَاءُ سے بَیْضَاوِيٌّ.

۳۔ جس اسم میں ''یائے مشدد'' پہلے ہی سے موجود ہو وہاں ''یائے نسبت'' لگانے کی ضرورت نہیں، جیسے: شَافِعِيٌّ (ایک امام کا نام ہے)، اور شَافِعِيٌّ (مذہبِ شافعی رکھنے والے کوبھی کہتے ہیں)۔

۴۔ جب اسم میں ''تائے تانیث'' ہوتو وہ نسبت کے وقت گرجاتی ہے، جیسے: کُوْفَةٌ

سے كُوْفِيٌّ اور مَكَّةٌ سے مَكِّيٌّ. ایسے ہی جو اسم فَعِيْلَةٌ اور فُعَيْلَةٌ کے وزن پر ہو اس کی "ة" بھی گر جاتی ہے، جیسے: مَدِيْنَةٌ سے مَدَنِيٌّ اور جُهَيْنَةٌ سے جُهَنِيٌّ.

۵۔ جو اسم فَعِيْلٌ کے وزن پر ہو اور اُس کے آخر میں "یائے مشدد" ہو تو پہلی "یا" کو دور کر کے "واؤ" سے بدلیں گے اور "واؤ" سے پہلے فتحہ دے کر آخر میں "یائے نسبت" لگادیں گے، جیسے: عَلِيٌّ سے عَلَوِيٌّ اور نَبِيٌّ سے نَبَوِيٌّ.

٦۔ اگر "یا" چوتھی جگہ بعدِ کسرہ کے واقع ہو تو "یا" کو حذف کرنا اور "واؤ" سے بدلنا دونوں جائز ہیں، جیسے: دِهْلِيْ سے دِهْلِيٌّ اور دِهْلَوِيٌّ.

۷۔ اگر کسی اسم کے آخر سے حرفِ اصلی حذف کردیا گیا ہو تو نسبت کے وقت واپس آجاتا ہے، جیسے: أَخٌ سے أَخَوِيٌّ، اور أَبٌ سے أَبَوِيٌّ، اور دَمٌ سے دَمَوِيٌّ.

۸۔ بعض الفاظ کی نسبت خلافِ قیاس آتی ہے، جیسے: نُوْرٌ سے نُوْرَانِيٌّ، حَقٌّ سے حَقَّانِيٌّ، رَيْ سے رَازِيٌّ، بَادِيَةٌ سے بَدَوِيٌّ.

فصل (۷)

اسمِ تصغیر

جو اسم میں چھوٹائی یا حقارت یا پیار کے معنی ظاہر کرے اُسے اسمِ تصغیر کہتے ہیں۔

تصغیر کے ضروری قاعدے

۱۔ تین حرفی اسم کی تصغیر فُعَيْلٌ کے وزن پر آتی ہے، جیسے: رَجُلٌ سے رُجَيْلٌ اور عَبْدٌ سے عُبَيْدٌ.

۲۔ چار حرفی اسم کی تصغیر فُعَيْعِلٌ کے وزن پر آتی ہے، جیسے: جَعْفَرٌ سے جُعَيْفِرٌ.

۳۔ پانچ حرفی اسم کی تصغیر فُعَيْعِيْلٌ کے وزن پر آتی ہے، بشرطیکہ اس کا چوتھا حرف مدّو لین ہو، جیسے: قِرْطَاسٌ سے قُرَيْطِيْسٌ، اور اگر چوتھا حرف مدّو لین نہ ہو تو اس کا پانچواں حرف حذف کر کے، تصغیر بھی فُعَيْعِلٌ کے وزن پر کرتے ہیں، جیسے: سَفَرْجَلٌ سے سُفَيْرِجٌ.

فائدہ ۱: مؤنثِ سماعی کی "ة" تصغیر میں ظاہر ہو جاتی ہے، جیسے: أَرْضٌ سے أُرَيْضَةٌ اور شَمْسٌ سے شُمَيْسَةٌ.

فائدہ ۲: جس کا آخری حرف حذف ہو گیا ہو وہ تصغیر میں واپس آ جاتا ہے، جیسے: اِبْنٌ سے بُنَيٌّ، اِبْنٌ اصل میں بَنْوٌ تھا۔

فصل (۸)
معرفہ ونکرہ

اسم کی باعتبار عموم وخصوص کے دو قسمیں ہیں: ۱۔ معرفہ ۲۔ نکرہ

معرفہ: وہ اسم ہے جو خاص چیز کے لیے بنایا گیا ہو، اس کی سات قسمیں ہیں:

۱۔ **ضمیر:** وہ اسم ہے جو کسی نام کی جگہ بولا جائے، جیسے: هُوَ، أَنْتَ، أَنَا، نَحْنُ.

۲۔ **عَلَم:** جو کسی خاص شہر یا خاص آدمی یا چیز کا نام ہو، جیسے: زَيْدٌ، دِهْلِيْ، زَمْزَمُ.

۳۔ **اسم اشارہ:** یعنی وہ اسم جس سے کسی چیز کی طرف اشارہ کیا جائے، جیسے: هٰذَا، ذٰلِكَ.

۴۔ **اسم موصول:** یعنی وہ اسم جو صلہ کیساتھ ملکر جملہ کا جزو بن سکے، جیسے: اَلَّذِيْ، اَلَّتِيْ.

۵۔ **معرّف باللام:** یعنی وہ اسم جو نکرہ پر ''الف و لام'' داخل کر کے معرفہ بنایا گیا ہو، جیسے: اَلرَّجُلُ.

۶۔ **مضاف:** وہ اسم جو اِن پانچوں قسموں میں سے کسی ایک کی طرف مضاف ہو۔
مثالیں بالترتیب یہ ہیں: غُلَامُهُ، فَرَسُكَ، كِتَابِيْ، غُلَامُ زَيْدٍ، سَاكِنُ الدِّهْلِيْ، مَاءُ زَمْزَمَ، كِتَابُ هٰذَا، فَرَسُ ذٰلِكَ، غُلَامُ الَّذِيْ عِنْدَكَ، بِنْتُ الَّتِيْ ذَهَبَتْ، قَلَمُ الرَّجُلِ.

۷۔ **معرفہ بہ ندا:** یعنی وہ اسم جو پکارنے کی وجہ سے معرفہ بن جائے، جیسے: يَا رَجُلُ!
اس میں يَا حرفِ ندا اور رَجُلٌ منادیٰ ہے۔

نکرہ: وہ اسم ہے جو غیر معیّن یعنی عام چیز کے لیے بنایا گیا ہو، جیسے: فَرَسٌ کہ کسی خاص گھوڑے کا نام نہیں بلکہ ہر گھوڑے کو عربی میں فَرَسٌ کہتے ہیں، اور جب فَرَسُ زَيْدٍ یا فَرَسُ هٰذَا کہہ دیا تو خاص ہو کر معرفہ بن گیا۔

فصل (۹)
مذکّر ومؤنّث

باعتبار جنس کے اسم کی دو قسمیں ہیں: ا۔ مذکر ۲۔ مؤنث

مذکر: وہ اسم ہے کہ جس میں علامت تانیث کی نہ لفظی ہو نہ تقدیری، جیسے: رَجُلٌ، فَرَسٌ.

مؤنث: وہ اسم ہے کہ جس میں علامت تانیث کی لفظی یا تقدیری موجود ہو۔

باعتبار علامت کے مؤنث کی دو قسمیں ہیں: ا۔ قیاسی ۲۔ سماعی

ا۔ **مؤنثِ قیاسی:** وہ ہے جس میں تانیث کی علامت لفظوں میں موجود ہو، تانیث کی لفظی علامات تین ہیں: ا۔ "ۃ" خواہ حقیقتاً ہو، جیسے: طَلْحَةُ، یا حُکماً، جیسے: عَقْرَبُ اس میں چوتھا حرف "تائے تانیث" کے حکم میں ہے۔ ۲۔ الف مقصورہ زائدہ، جیسے: حُبْلٰی، صُغْرٰی، کُبْرٰی. ۳۔ الف ممدودہ، جیسے: حَمْرَاءُ، بَيْضَاءُ.

۲۔ **مؤنثِ سماعی:** وہ ہے جس میں علامت تانیث کی مقدّر ہو، جیسے: أَرْضٌ وَشَمْسٌ کہ اصل میں أَرْضَةٌ وَشَمْسَةٌ تھا، کیونکہ ان کی تصغیر أُرَيْضَةٌ وَشُمَيْسَةٌ ہے، اور تصغیر سے اس کی اصلی حالت ظاہر ہو جاتی ہے، پس ایسی مؤنث کو جس میں "ۃ" ظاہر میں موجود نہ ہو اور اصل میں پائی جاتی ہو مؤنثِ سماعی کہتے ہیں۔

باعتبار ذات کے مؤنث کی دو قسمیں ہیں: ا۔ حقیقی ۲۔ لفظی

ا۔ **مؤنثِ حقیقی:** وہ ہے جس کے مقابلہ میں جاندار مذکر ہو، خواہ علامت تانیث کی موجود ہو یا نہ ہو، جیسے: اِمْرَأَةٌ کہ اس کے مقابلہ میں رَجُلٌ، اور أَتَانٌ (گدھی) کہ اس کے مقابلہ میں حِمَارٌ (گدھا) ہے۔

۲۔ **مؤنثِ لفظی:** وہ ہے جس کے مقابلہ میں جاندار مذکر نہ ہو، جیسے: ظُلْمَةٌ، عَيْنٌ کہ اس کی تصغیر عُيَيْنَةٌ ہے۔

فصل (۱۰)
واحد، تثنیہ، جمع

اسم کی باعتبارِ تعداد کے تین قسمیں ہیں: ۱۔ واحد ۲۔ تثنیہ ۳۔ جمع

واحد: وہ اسم ہے جو ایک پر دلالت کرے، جیسے: رَجُلٌ (ایک مرد)، اِمْـرَأَةٌ (ایک عورت)۔

تثنیہ: وہ اسم ہے جو دو پر دلالت کرے، اور یہ صیغہ واحد کے آخر میں "نونِ مکسور" اور "نون" سے پہلے "الف" یا "یا" ماقبل مفتوح زیادہ کرنے سے بنتا ہے، جیسے: رَجُلَانِ، رَجُلَيْنِ.

جمع: وہ اسم ہے جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے، جمع کا صیغہ واحد میں کچھ تغیّر کرنے سے بنتا ہے اور یہ زیادتی یا تو لفظاً ہوتی ہے، جیسے: رِجَالٌ، مُسْلِمُوْنَ یا تقدیراً، جیسے: فُلْكٌ بروزنِ قُفْلٌ (ایک کشتی) اور فُلْكٌ بروزنِ أُسُدٌ (کشتیاں)۔

فائدہ: دنیا کی تقریباً ہر زبان میں صرف واحد اور جمع ہوتے ہیں، عربی زبان کی یہ خصوصیّت ہے کہ اس میں ایک، دو اور جمع ہوتے ہیں یعنی جمع کا اِطلاق کم اَز کم تین پر ہوتا ہے۔

جمع کی قسمیں: باعتبار لفظ کے جمع کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ جمع مکسر ۲۔ جمع سالم

جمع مکسر: وہ جمع ہے جس میں واحد کا صیغہ سلامت نہ رہے، جیسے رِجَالٌ کہ اس میں واحد کا صیغہ رَجُـلٌ سلامت نہیں رہا، بلکہ اس کے حرفوں کی ترتیب بیچ میں "الف" آجانے سے ٹوٹ گئی، اس جمع کو "جمع تکسیر" بھی کہتے ہیں۔

جمع سالم: وہ جمع ہے جس میں واحد کا صیغہ سلامت رہے، اس کی دو قسمیں ہیں:

۱۔جمع مذکر سالم: وہ جمع ہے جس میں ''واؤ'' ماقبل مضموم اور ''نونِ مفتوح'' ہو، جیسے: مُسْلِمُوْنَ، یا ''یا'' ماقبل مکسور اور ''نون مفتوح'' ہو، جیسے: مُسْلِمِیْنَ.

۲۔جمع مؤنث سالم: وہ جمع ہے جسکے آخر میں ''الف'' اور ''تا'' ہو، جیسے: مُسْلِمَاتٌ.

باعتبار معنی کے جمع کی دو قسمیں ہیں: ۱۔جمع قلّت ۲۔جمع کثرت

جمع قلّت: وہ ہے جو دس سے کم پر بولی جائے، اس کے چار وزن ہیں:

۱۔أَفْعُلٌ جیسے: أَكْلُبٌ (جمع كَلْبٌ کی)۔

۲۔أَفْعَالٌ جیسے: أَقْوَالٌ (جمع قَوْلٌ کی)۔

۳۔أَفْعِلَةٌ جیسے: أَطْعِمَةٌ (جمع طَعَامٌ کی)۔

۴۔فِعْلَةٌ جیسے: غِلْمَةٌ (جمع غُلَامٌ کی)۔

اور جمع سالم بغیر ''الف ولام'' کے جمع قلّت میں داخل ہے، جیسے: عَاقِلُوْنَ، عَاقِلَاتٌ.

جمع کثرت: وہ ہے جو دس اور دس سے زیادہ پر بولی جائے، اس جمع کے وزن جمع قلّت کے مذکورہ اوزان کے علاوہ ہیں، اِن میں سے دس مشہور وزن لکھے جاتے ہیں:

وزن	واحد	جمع	وزن	واحد	جمع
۱۔ فِعَالٌ	عَبْدٌ	عِبَادٌ	۶۔ فُعَّالٌ	خَادِمٌ	خُدَّامٌ
۲۔ فُعَلَاءُ	عَالِمٌ	عُلَمَاءُ	۷۔ فَعْلٰی	مَرِيْضٌ	مَرْضٰی
۳۔ أَفْعِلَاءُ	نَبِيٌّ	أَنْبِيَاءُ	۸۔ فَعَلَةٌ	طَالِبٌ	طَلَبَةٌ
۴۔ فُعُلٌ	رَسُوْلٌ	رُسُلٌ	۹۔ فِعَلٌ	فِرْقَةٌ	فِرَقٌ
۵۔ فُعُوْلٌ	نَجْمٌ	نُجُوْمٌ	۱۰۔ فِعْلَانٌ	غُلَامٌ	غِلْمَانٌ

فائدہ: اسمائے رباعی وخماسی کی جمع اکثر منتہی الجموع کے وزن پر آتی ہے، اور اس کے مشہور وزن تین ہیں:

۱۔ مَفَاعِلُ جیسے: مَسْجِدٌ سے مَسَاجِدُ.

۲۔ مَفَاعِيلُ جیسے: مِفْتَاحٌ سے مَفَاتِيحُ.

۳۔ فَعَائِلُ جیسے: رِسَالَةٌ سے رَسَائِلُ.

منتہی الجموع: وہ جمع ہے کہ جس میں ''الفِ جمع'' کے بعد دو حرف ہوں، جیسے: مَسَاجِدُ، یا ایک حرف مشدد ہو، جیسے: دَوَابُّ، یا تین حرف ہوں اور بیچ کا حرف ساکن ہو، جیسے: مَفَاتِيحُ.

فائدہ ۱: بعض جمع واحد کے غیر لفظ سے آتی ہے، جیسے: اِمْرَأَةٌ کی جمع نِسَاءٌ، اور ذُوْ کی جمع أُولُوا.

فائدہ ۲: کبھی واحد اسمِ جمع کے معنی دیتا ہے، جیسے: قَوْمٌ، رَهْطٌ، رَكْبٌ ان کو اسمِ جمع کہتے ہیں۔

فائدہ ۳: بعض الفاظ کی جمع خلافِ قیاس آتی ہے، جیسے: أُمٌّ کی أُمَّهَاتٌ، فَمٌ کی أَفْوَاهٌ، مَاءٌ کی مِيَاهٌ، إِنْسَانٌ کی أُنَاسٌ، شَاةٌ کی شِيَاهٌ.

فصل (۱۱)
مُنصَرف وغیر مُنصَرف

اسم معرب کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ منصرف ۲۔ غیر منصرف

منصرف: وہ اسم ہے جس میں اَسبابِ منع صرف میں سے کوئی سبب نہ ہو، اور اس پر تینوں حرکتیں اور تنوین آتی ہو، جیسے: زَیْدٌ.

غیر منصرف: وہ اسم ہے جس میں اَسبابِ منع صرف میں سے دو سبب ہوں، یا ایک ایسا سبب ہو جو دو سببوں کے قائم مقام ہو، اور جس پر تنوین اور کسرہ نہ آتا ہو۔

اسبابِ منع صرف نو ہیں:

۱۔ عدل ۲۔ وصف ۳۔ تانیث ۴۔ معرفہ ۵۔ عُجمہ
۶۔ جمع ۷۔ ترکیب ۸۔ وزنِ فعل ۹۔ الف ونون زائدتان

جن کا مجموعہ ذیل کے دو شعروں میں بیان کر دیا گیا ہے ؎

عَدْلٌ وَوَصْفٌ وَتَأْنِيْثٌ وَمَعْرِفَةٌ وَعُجْمَةٌ ثُمَّ جَمْعٌ ثُمَّ تَرْكِيْبُ
وَالنُّوْنُ زَائِدَةً مِنْ قَبْلِهَا أَلِفٌ وَوَزْنُ فِعْلٍ وَهٰذَا الْقَوْلُ تَقْرِيْبُ

ہر ایک کی مثال یہ ہے:

۱۔ عُمَرُ میں دو سبب ہیں: عدل ومعرفہ۔ ۲۔ ثُلَاثُ میں دو سبب ہیں: وصف وعدل۔
۳۔ طَلْحَةُ میں دو سبب ہیں: تانیث ومعرفہ۔ ۴۔ زَيْنَبُ میں دو سبب ہیں: معرفہ وتانیث۔
۵۔ إِبْرَاهِيْمُ میں دو سبب ہیں: عجمہ ومعرفہ۔ ۶۔ مَسَاجِدُ میں دو سبب[1] ہیں: جمع منتہی الجموع۔

---

[1] دراصل اس میں ایک سبب ہے جو دو کے قائم مقام ہے۔

۷۔ بَعْلَبَكَّ میں دوسبب ہیں: ترکیب ومعرفہ۔ ۸۔أَحْمَدُ میں دوسبب ہیں: وزنِ فعل ومعرفہ۔
۹۔سَكْرَانُ میں دوسبب ہیں: الف ونون زائدتان ووصف۔

فائدہ ۱: ائمۂ نُحاۃ کی اصطلاح میں ایک اسم کا اپنے اصلی صیغہ سے نکل کر دوسرے صیغہ میں چلے جانے کو عدل کہتے ہیں۔
یہ دوطرح کا ہوتا ہے: ۱۔عدلِ تحقیقی ۲۔عدلِ تقدیری

۱۔عدلِ تحقیقی: وہ ہے جس کی واقعی کوئی اصل ہو، جیسے: ثُلٰثُ کہ اس کے معنی ہیں ''تین تین'' اس سے معلوم ہوا کہ اس کی اصل ثَلاثَةٌ وَثَلاثَةٌ ہے۔

۲۔عدلِ تقدیری: وہ ہے کہ جس کی اصل واقعی نہ ہو بلکہ مان لی گئی ہو، جیسے: عُمَرُ کہ یہ لفظ عرب میں غیر منصرف مستعمل ہوتا ہے، لیکن اس میں غیر منصرف ہونے کا صرف ایک سبب معرفہ پایا جاتا ہے، اس لیے استعمال کا لحاظ کر کے اسکی اصل عَامِرٌ مان لی گئی ہے۔

فائدہ ۲: عجمہ وہ اسم ہے جو عربی کے علاوہ کسی دوسری زبان میں عَلَم ہو، اور تین حرف سے زائد ہو، جیسے: إِبْرَاهِيمُ، یا تین حرفی ہو اور درمیان کا حرف متحرک ہو، جیسے: شَتَرُ (ایک قلعہ کا نام ہے)۔

فائدہ ۳: ''الف ونون زائدتان'' اگر اسم کے آخر میں ہوں تو شرط یہ ہے کہ وہ اسم عَلَم ہو، جیسے: عُثْمَانُ وَعِمْرَانُ وَسَلْمَانُ.
پس سَعْدَانٌ غیر منصرف نہیں، کیونکہ وہ عَلَم نہیں بلکہ جنگلی گھاس کو کہتے ہیں۔
اور اگر ''الف ونون زائدتان'' صفت کے آخر میں ہوں تو شرط یہ ہے کہ اس کی مؤنث

فَعْلَانَۃٌ کے وزن پر نہ ہو، جیسے: سَکْرَانُ غیر منصرف ہے، اس لیے کہ اس کی مؤنث سَکْرَانَۃٌ نہیں آتی۔ اور نَدْمَانٌ غیر منصرف نہیں ہے، اس لیے کہ اس کی مؤنث نَدْمَانَۃٌ آتی ہے۔

فائدہ۴: وزنِ فعل سے یہ مطلب ہے کہ اسم فعل کے وزن پر ہو، جیسے: أَحْمَدُ أَفْعَلُ کے وزن پر ہے۔

فائدہ ۵: ہر ایک غیر منصرف جب کہ اس پر ''الف لام'' آئے یا دوسرے اسم کی طرف مضاف ہو تو اس کو حالتِ جرّی میں کسرہ دیا جاتا ہے، جیسے: صَلَّیْتُ فِيْ مَسَاجِدِهِمْ، وَذَهَبْتُ إِلَی الْمَقَابِرِ.

فصل (۱۲)
مرفوعات

مرفوعات آٹھ ہیں:

۱۔ فاعل ۲۔ مفعول مَا لَمْ يُسَمَّ فَاعِلُهٗ
۳۔ مبتدا ۴۔ خبر
۵۔ إنّ اوراس کے اَخوات کی خبر ۶۔ ما و لا مشابہ بہ لیس کا اسم
۷۔ کَانَ اوراس کے اَخوات کا اسم ۸۔ لا برائے نفی جنس کی خبر۔

۱۔ فاعل: وہ ہے کہ جس کی طرف فعل کی نسبت اس طرح ہوتی ہے کہ وہ فعل اس اسم کے ساتھ قائم ہے، جیسے: قَامَ زَيْدٌ، ضَرَبَ عَمْرٌو.

فاعل دوطرح کا ہوتا ہے: ۱۔ ظاہر ۲۔ مضمر۔

جیسے: قَامَ زَيْدٌ میں زَيْدٌ فاعل اسم ظاہر ہے، اور ضَرَبْتُ میں فاعل ضمیر ہے۔

ضمیر بھی دو قسم کی ہوتی ہے:

ضمیر بارز (ظاہر) جیسے:

ضَرَبْتَ	ضَرَبْتُمَا	ضَرَبْتُمْ	ضَرَبْتِ	ضَرَبْتُمَا	ضَرَبْتُنَّ
ضَرَبْتُ	ضَرَبْنَا	ضَرَبَا	ضَرَبُوْا	ضَرَبَتَا	ضَرَبْنَ.

ضمیر مستتر (پوشیدہ) جیسے: ضَرَبَ میں هُوَ اور ضَرَبَتْ میں هِيَ . ایسے ہی يَضْرِبُ واحد مذکر غائب میں هُوَ، تَضْرِبُ واحد مؤنث غائب میں هِيَ. تَضْرِبُ واحد مذکر حاضر میں أَنْتَ اور أَضْرِبُ واحد متکلّم میں أَنَا، نَضْرِبُ تثنیہ وجمع متکلّم میں نَحْنُ مستتر ہے۔

اورتثنیہ کے چاروں صیغوں يَضْرِبَانِ، تَضْرِبَانِ وغیرہ میں ''الف''، اور يَضْرِبُوْنَ وَتَضْرِبُوْنَ میں ''واؤ''، اور يَضْرِبْنَ. تَضْرِبْنَ میں ''نون''، اور تَضْرِبِيْنَ میں ''یا'' بارز ہے، خوب سمجھ لو۔

فائدہ ا: جب فعل کا فاعل ظاہر ہو، مؤنث حقیقی ہو، اور فعل فاعل کے درمیان کچھ فاصلہ نہ ہو، یا فاعل مؤنث کی ضمیر ہو تو دونوں صورتوں میں فعل کو مؤنث لانا ضروری ہے، جیسے: قَامَتْ هِنْدٌ، وَهِنْدٌ قَامَتْ.

ترکیب: هِنْدٌ قَامَتْ کی اس طرح ہوگی: هِنْدٌ مبتدا، قَامَتْ فعل، اس میں ضمیر هِيَ مستتر، وہ اس کا فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ہوئی، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

اور جب کہ فاعل ظاہر مؤنثِ حقیقی ہو اور فعل و فاعل کے درمیان کچھ فاصلہ ہو، یا فاعل ظاہر مؤنثِ غیر حقیقی ہو، یا فاعل ظاہر جمع مکسّر ہو تو ان تینوں صورتوں میں فعل مؤنث بھی آسکتا ہے اور مذکر بھی، جیسے: قَرَأَ الْيَوْمَ هِنْدٌ اور قَرَأَتِ الْيَوْمَ هِنْدٌ، طَلَعَ الشَّمْسُ وَ طَلَعَتِ الشَّمْسُ، قَالَ الرِّجَالُ وَقَالَتِ الرِّجَالُ.

فائدہ: جب فعل کا فاعل ظاہر ہو تو فعل ہمیشہ واحد کا صیغہ لایا جائے گا، جیسے: ضَرَبَ الرَّجُلُ، ضَرَبَ الرَّجُلَانِ، ضَرَبَ الرِّجَالُ. اور جب فاعل ظاہر نہ ہو تو فاعلِ واحد کے لیے فعلِ واحد، اور فاعلِ تثنیہ کے لیے فعلِ تثنیہ، اور فاعلِ جمع کے لیے فعلِ جمع لایا جائے گا، جیسے: اَلْخَادِمُ ذَهَبَ، اَلْخَادِمَانِ ذَهَبَا، اَلْخَادِمُوْنَ ذَهَبُوْا. ہاں! جب فاعل جمع مکسّر کی ضمیر ہو تو فعل کو واحد مؤنث یا جمع مذکر دونوں طرح لا سکتے ہیں، جیسے: اَلرِّجَالُ قَامُوْا، اَلرِّجَالُ قَامَتْ.

۲۔ مفعول مالم یسمّ فاعلہ: وہ مفعول ہے جس کی طرف فعلِ مجہول کی نسبت ہو اور فاعل

کوحذف کرکے، بجائے اس کے مفعول کوذکرکریں، جیسے: ضُرِبَ زَیْدٌ.
اور فعل کے مذکر ومؤنث اور واحد وتثنیہ وجمع لانے میں مثل فاعل کے ہے، جیسے:
ضُرِبَتْ هِنْدٌ وَهِنْدٌ ضُرِبَتْ، اور ضُرِبَ الْيَوْمَ هِنْدٌ وَضُرِبَتِ الْيَوْمَ هِنْدٌ، اور
رُئِيَ الشَّمْسُ وَرُئِيَتِ الشَّمْسُ، اور ضُرِبَ الرِّجَالُ وَضُرِبَتِ الرِّجَالُ، اور
ضُرِبَ الرَّجُلُ، ضُرِبَ الرَّجُلَانِ، ضُرِبَ الرِّجَالُ، اور اَلْخَادِمُ طُلِبَ،
اَلْخَادِمَانِ طُلِبَا، اَلْخَادِمُوْنَ طُلِبُوْا، اَلرِّجَالُ ضُرِبُوْا، اَلرِّجَالُ ضُرِبَتْ.
فعلِ مجہول کوفعل مالم یسم فاعلہ کہتے ہیں، یعنی ایسا فعل جس کے فاعل کا نام معلوم نہ ہو۔

٣۔مبتدا ٤۔خبر: یہ دونوں اسم عاملِ لفظی سے خالی ہوتے ہیں، مبتدا کو مُسنَد الیہ اور خبر کو مُسنَد کہتے ہیں، ان میں عامل معنوی ہوتا ہے، جیسے: زَیْدٌ عَالِمٌ.
مبتدا اکثر معرفہ ہوتا ہے اور کبھی نکرہ بھی بشرطیکہ اس میں کچھ تخصیص کی جائے، جیسا کہ دوسری کتابوں سے معلوم ہوگا، اور خبر اکثر نکرہ ہوتی ہے۔
مثالیں یہ ہیں: زَیْدٌ أَبُوْهُ عَالِمٌ، ﴿اَللّٰهُ يَعْصِمُكَ﴾، اَلْعَالِمُ إِنْ جَاءَكُمْ فَأَكْرِمُوْهُ،
اَللّٰهُ مَعَكُمْ.
کبھی خبر بھی مبتدا پر مقدم ہوتی ہے، جیسے: فِي الدَّارِ زَیْدٌ.

٥۔ إِنَّ اور اس کے اَخوات:

إِنَّ اور أَنَّ، كَأَنَّ، لَيْتَ، لٰكِنَّ، لَعَلَّ
اسم کے ناصب ہیں اور رافع خبر کے ہیں سدا

جیسے: إِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ، ﴿اِعْلَمُوا اَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ﴾، جَاءَ زَیْدٌ لٰكِنَّ بَكْرًا غَائِبٌ، لَعَلَّ الْأَمِيْرَ يُكْرِمُنِيْ، لَيْتَ الشَّبَابَ عَائِدٌ، كَأَنَّ عَمْرًوا أَسَدٌ.

٦۔ ما اور لا کا اسم:

ما و لا کا ہے عمل إِنَّ و أَنَّ کے خلاف
اسم کے رافع ہیں اور ناصب خبر کے دائما

جیسے: مَا زَيْدٌ قَائِمًا، لَا رَجُلٌ أَفْضَلَ مِنْكَ.

٧۔ كَانَ اور اس کے اَخوات:

كَانَ، صَارَ، أَصْبَحَ، أَمْسٰى وَأَضْحٰى، ظَلَّ، بَاتَ
مَا بَرِحَ، مَا دَامَ، مَا انْفَكَّ، لَيْسَ ہے اور مَا فَتِئَ
ایسے ہی مَا زَالَ پھر اَفعال نکلیں ان سے جو
ہے وہی ان کا عمل جو اصل تیرہ کا لکھا

جیسے: كَانَ زَيْدٌ قَائِمًا.	صَارَ الْفَقِيْرُ غَنِيًّا.
أَصْبَحَ (أَمْسٰى، أَضْحٰى) زَيْدٌ قَائِمًا.	ظَلَّ بَكْرٌ صَائِمًا.
بَاتَ الْحَسَنُ نَائِمًا.	مَا زَالَ زَيْدٌ حَلِيْمًا.
أَوْصَانِيْ بِالصَّلَاةِ مَا دُمْتُ حَيًّا.	لَيْسَ زَيْدٌ قَائِمًا.

٨۔ خبرِ لا برائے نفیِ جنس، جیسے: لَا رَجُلَ قَائِمٌ.

فصل (۱۳)
منصوبات

منصوبات بارہ ہیں:

۱۔ مفعول بہٖ	۲۔ مفعول مُطلق	۳۔ مفعول لہ
۴۔ مفعول معہ	۵۔ مفعول فیہ	۶۔ حال
۷۔ تمیز	۸۔ إنّ اور اس کے اَخوات کا اسم	۹۔ ما و لا کی خبر
۱۰۔ لا برائے نفیِ جنس کا اسم	۱۱۔ کَانَ کی خبر	۱۲۔ مستثنیٰ

۱۔ مفعول بہ: وہ اسم ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہو، جیسے: أَكَلَ زَيْدٌ طَعَامًا، شَرِبَ خَالِدٌ مَاءً.

ترکیب: أَكَلَ فعل، زَيْدٌ فاعل، طَعَامًا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

فائدہ: بعض جگہ مفعول بہ کا فعل کسی قرینہ کی وجہ سے حذف بھی کر دیا جاتا ہے، جیسے میزبان اپنے مہمان کی آمد پر اس کو خوش کرنے اور اطمینان دلانے کے لیے کہے: أَهْلًا وَ سَهْلًا یعنی أَتَيْتَ أَهْلًا وَ وَطِئْتَ سَهْلًا (آپ اپنے ہی آدمیوں میں آئے ہیں نہ کہ غیروں میں، اور آپ نرم و خوشگوار جگہ وارد ہوئے ہیں، آپ پر کوئی مشقت و تکلیف نہیں ہے) یہاں أَتَيْتَ اور وَطِئْتَ محذوف ہے۔

اور جیسے ڈرانے کے موقع پر کہا جائے: إِيَّاكَ وَالْأَسَدَ یعنی اِتَّقِ نَفْسَكَ مِنَ الْأَسَدِ (اپنے آپ کو شیر سے بچاؤ) یہاں اِتَّقِ فعل محذوف ہے۔ کسی کو پکارنے کے وقت بھی فعل کو حذف کرتے ہیں، جیسے: يَا غُلَامَ زَيْدٍ، یعنی أَدْعُوْ غُلَامَ زَيْدٍ (پکارتا ہوں میں زید

کے غلام کو) یہاں أَدْعُوْ محذوف ہے، "یا" حرفِ ندا ہے اور غُلَامُ زَيْدٍ منادیٰ ہے۔
تنبیہ: منادیٰ اگر مضاف ہو تو منصوب ہوتا ہے، جیسے: يَا غُلَامَ زَيْدٍ، یا مشابہ مضاف ہو، جیسے: يَا قَارِئًا كِتَابًا (اے پڑھنے والے کتاب کے) یا نکرہ غیر معیّنہ ہو، جیسے: يَا رَجُلًا خُذْ بِيَدِيْ، اور منادیٰ مفرد معرفہ علامتِ رفع پر مبنی ہوتا ہے، جیسے: يَا زَيْدُ، اور اگر منادیٰ معرّف باللام ہو تو حرفِ ندا اور منادیٰ کے درمیان أَيُّهَا سے فصل کرنا لازمی ہے، جیسے: يَا أَيُّهَا الرَّجُلُ.
منادیٰ میں ترخیم بھی جائز ہے یعنی تخفیف کی غرض سے آخری[1] حرف کو حذف کر دیتے ہیں، جیسے: يَا مَالِكُ میں يَا مَالُ، اور يَا مَنْصُوْرُ میں يَا مَنْصُ.
منادیٰ مرخّم میں اصلی حرکت بھی جائز ہے اور ضمّہ بھی، اِس لیے يَا مَالِ بھی پڑھ سکتے ہیں اور يَا مَالُ بھی۔

۲۔ مفعول مطلق: وہ مصدر ہے جو فعل کے بعد واقع ہو اور وہ مصدر اسی فعل کا ہو، جیسے: ضَرْبًا ہے ضَرَبْتُ ضَرْبًا میں، اور قِيَامًا ہے قُمْتُ قِيَامًا میں۔ مفعول مطلق کا فعل کسی قرینہ کی وجہ سے حذف کر دیا جاتا ہے، جیسے آنے والے کو کہا جائے: خَيْرَ مَقْدَمٍ یعنی قَدِمْتَ قُدُوْمًا خَيْرَ مَقْدَمٍ (آپ آئے اچھا آنا)۔

۳۔ مفعول لہ: وہ اسم ہے جس کے سبب سے فعل واقع ہوا ہو، جیسے: قُمْتُ إِكْرَامًا لِزَيْدٍ وَضَرَبْتُهُ تَأْدِيْبًا.
ترکیب: ضَرَبْتُ فعل بافاعل، "ہٗ" ضمیر مفعول بہ، تَأْدِيبًا مفعول لہ، فعل بافاعل اپنے دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

[1] یعنی کلمہ کے آخر سے ایک یا ایک سے زائد حرفوں کو حذف کرتے ہیں۔

۴۔ مفعول معہ: وہ اسم ہے جو ''واؤ'' کے بعد واقع ہو اور وہ ''واؤ'' مـع کے معنی میں ہو، جیسے: جَاءَ زَيْدٌ وَالْكِتَابَ (آیا زید مع کتاب کے)، جِئْتُ وَزَيْدًا (آیا میں ساتھ زید کے)۔

ترکیب: جَاءَ فعل، زَيْدٌ فاعل، ''واؤ'' حرف بمعنی مَعَ، الْكِتَابَ مفعول معہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول معہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

۵۔ مفعول فیہ: وہ زمان یا مکان جس میں فعل واقع ہو، اس کو ظرف بھی کہتے ہیں۔ ظرف کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ ظرفِ زمان ۲۔ ظرفِ مکان

پھر ظرفِ زمان (جس میں وقت کے معنی ہوں) کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ مُبہم ۲۔ محدود

ظرفِ مبہم: وہ ہے جس کی حد معیّن نہ ہو، جیسے: دَهْرٌ، حِيْنٌ.

ظرفِ محدود: وہ ہے جس کی حد معیّن ہو، جیسے: يَوْمٌ، لَيْلٌ، شَهْرٌ، سَنَةٌ.

زمانِ مبہم کی مثال، جیسے: صُمْتُ دَهْرًا. زمانِ محدود کی مثال، جیسے: سَافَرْتُ شَهْرًا.

ظرفِ مکان (جس میں جگہ کے معنی ہوں) کی بھی دو قسمیں ہیں: ۱۔ مبہم ۲۔ محدود

جیسے: جَلَسْتُ خَلْفَكَ وَقُمْتُ أَمَامَكَ مکانِ مبہم کی مثال ہے، کیونکہ خَلْفَ اور أَمَامَ کی کوئی حد معیّن نہیں ہے، زمین کے آخری حصّہ تک مراد لیا جاسکتا ہے، اور جَلَسْتُ فِي الدَّارِ وَصَلَّيْتُ فِي الْمَسْجِدِ مکانِ محدود کی مثال ہے۔

فائدہ: ظرفِ مکانی مبہم میں فِيْ مقدّر ہوتا ہے اور ظرفِ مکانی محدود میں فِيْ مذکور ہوتا ہے، کسی شاعر نے ان پانچوں مفعولوں کو ایک شعر میں اچھا ادا کیا ہے ؎

حَمِدْتُّ حَمْدًا حَامِدًا وَّحَمِيْدًا رِعَايَةَ شُكْرِهٖ دَهْرًا مَدِيْدًا

''میں نے حامد کی تعریف حمید کے ساتھ کی، اس کے شکر کا لحاظ کر کے ایک زمانۂ دراز تک۔''

ترکیب: حَمِدْتُ فعل بافاعل، حَمْدًا مفعول مطلق، حَامِدًا مفعول بہ، ''واؤ'' حرف بمعنی مع، حَمِيْدًا مفعول معہ، رِعَايَةَ مضاف، شُكْرًا مضاف الیہ مضاف، ''ہ'' مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مضاف الیہ ہوا رِعَايَةَ کا، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول لہ، دَهْرًا موصوف، مَدِيْدًا صفت، موصوف صفت مل کر مفعول فیہ، فعل بافاعل اپنے سب مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

۶۔ حال: وہ اسم ہے جو فاعل کی ہیئت کو بیان کرے، یعنی یہ ظاہر کرے کہ فاعل سے جب یہ فعل صادر ہوا ہے تو وہ کس صورت میں تھا؟ کھڑا تھا، بیٹھا تھا، سوار تھا یا پیادہ تھا، جیسے: جَاءَ زَيْدٌ رَاكِبًا (زید آیا اس حال میں کہ وہ سوار تھا) اس میں رَاكِبًا حال ہے زَيْدٌ کا، یا مفعول کی حالت وصورت کو ظاہر کردے، جیسے: جِئْتُ زَيْدًا نَائِمًا (آیا میں زید کے پاس ایسے حال میں کہ وہ سو رہا تھا) یا فاعل ومفعول دونوں کی حالت ظاہر کردے، جیسے: كَلَّمْتُ زَيْدًا جَالِسَيْنِ. (میں نے زید سے باتیں کیں اس حال میں کہ دونوں بیٹھے تھے)۔

فاعل ومفعول کو ذوالحال کہتے ہیں اور وہ اکثر معرفہ ہوتا ہے، اور اگر ذوالحال نکرہ ہو تو حال کو مقدّم کرتے ہیں، جیسے: جَاءَنِيْ رَاكِبًا رَجُلٌ، اور حال جملہ بھی ہوتا ہے، جیسے جَاءَنِيْ زَيْدٌ وَهُوَ رَاكِبٌ اور لَقِيْتُ بَكْرًا وَهُوَ جَالِسٌ، اور کبھی ذُوالحال معنوی ہوتا ہے، جیسے: زَيْدٌ أَكَلَ جَالِسًا میں هُوَ ذوالحال ہے جو أَكَلَ میں مستتر ہے۔

ترکیب ۱: جَاءَ زَيْدٌ رَاكِبًا: جَاءَ فعل، زَيْدٌ ذوالحال، رَاكِبًا حال، حال ذوالحال مل کر فاعل ہوا جَاءَ کا، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب ۲: جِئْتُ عَمْرًوا نَائِمًا: جِئْتُ فعل بافاعل، عَمْرًوا ذوالحال، نَائِمًا حال، حال ذوالحال مل کر مفعول بہ، فعل بافاعل اپنے مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب۳: لَقِيتُ بَكْرًا وَهُوَ جَالِسٌ: لَقِيتُ فعل بافاعل، بَكْرًا ذوالحال، ''واؤ'' حالیہ، هُوَ مبتدا، جَالِسٌ خبر، مبتداخبر مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوکر حال ہوا، حال ذوالحال مل کر مفعول بہ، لَقِيتُ فعل بافاعل اپنے مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

ترکیب۴: زَيْدٌ أَكَلَ جَالِسًا: زَيْدٌ مبتدا، أَكَلَ فعل، اس میں ضمیر هُوَ کی ذوالحال، جَالِسًا حال، حال ذوالحال مل کر فاعل ہوا أَكَلَ کا، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوکر خبر ہوئی مبتدا کی، باقی ظاہر ہے۔

۷۔ تمیز: وہ اسم ہے جو عدد کی پوشیدگی کو دور کرے، جیسے: رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا، یا وزن کی، جیسے: اِشْتَرَيْتُ رِطْلًا زَيْتًا (خریدا میں نے ایک رطل زیتون کا تیل) یا پیمانہ کی، جیسے: بِعْتُ قَفِيزَيْنِ بُرًّا (بیچے میں نے دو قفیز گیہوں کے)۔

ترکیب۱: رَأَيْتُ فعل، أَحَدَ عَشَرَ مُمیّز، كَوْكَبًا تمیز، مُمیّز تمیز مل کر مفعول بہ ہوا، باقی ظاہر ہے۔

ترکیب۲: اِشْتَرَيْتُ فعل بافاعل، رِطْلًا مُمیّز، زَيتًا تمیز، ممیّز تمیز مل کر مفعول بہ ہوا۔

ترکیب۳: بِعْتُ فعل بافاعل، قَفِيزَيْنِ مُمیّز، بُرًّا تمیز، ممیّز تمیز مل کر مفعول بہ ہوا۔

۸۔ إِنَّ اور اس کے اَخوات کا اسم: جیسے: إِنَّ زَيْدًا قَائِمٌ.

۹۔ ما اور لا کی خبر: جیسے: لَا رَجُلٌ ظَرِيفًا.

۱۰۔ لا برائے نفیِ جنس کا اسم: جیسے: لَا رَجُلَ ظَرِيفٌ.

۱۱۔ کَانَ اور اس کے اَخوات کی خبر: جیسے: كَانَ زَيْدٌ قَائِمًا.

۱۲۔ مستثنٰی: وہ اسم ہے جو حروفِ استثنا کے بعد واقع ہو اور حروفِ استثنا کے ماقبل کے حکم سے خارج ہو۔

حروفِ استثنا آٹھ ہیں:

۱۔ إِلَّا　۲۔ غَيْرَ　۳۔ سِوٰى　۴۔ حَاشَا

۵۔ خَلَا　۶۔ عَدَا　۷۔ مَا خَلَا　۸۔ مَا عَدَا

اِن حروف سے پہلے جو اسم واقع ہوتا ہے اسے مستثنیٰ منہ کہتے ہیں، جیسے: جَاءَ نِي الْقَوْمُ إِلَّا زَيْدًا (آئی میرے پاس قوم مگر زید نہیں آیا)۔

اس مثال میں آنے کی نسبت قوم کی طرف ہورہی ہے مگر إِلَّا نے زید کو اس نسبت سے خارج کر دیا، پس قوم مستثنیٰ منہ ہوئی اور زید مستثنیٰ۔

مستثنیٰ کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ متّصل ۲۔ منفصل

مستثنیٰ متّصل: وہ ہے جو استثنا سے پہلے مستثنیٰ منہ میں داخل ہو، پھر حرفِ استثنا لا کر خارج کر دیا گیا ہو، جیسے: جَاءَ الْقَوْمُ إِلَّا زَيْدًا، پس زید استثنا سے پہلے قوم میں داخل تھا لیکن آنے نہ کے حکم سے بذریعہ حرفِ استثنا خارج کیا گیا۔

مستثنیٰ منقطع: وہ ہے جو نہ استثنا سے پہلے مستثنیٰ منہ میں داخل ہو اور نہ بعد استثنا کے، جیسے: سَجَدَ الْمَلٰئِكَةُ إِلَّا إِبْلِيسَ (فرشتوں نے سجدہ کیا مگر شیطان نے نہ کیا) پس ابلیس نہ استثنا سے پہلے فرشتوں میں داخل تھا نہ بعد (بلکہ جنّ تھا) یہ مستثنیٰ منقطع ہوا۔

ترکیب: جَاءَ الْقَوْمُ إِلَّا زَيْدًا: جَاءَ فعل، اَلْقَوْمُ مستثنیٰ منہ، إِلَّا حرفِ استثنا، زَيْدًا مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ و مستثنیٰ مل کر فاعل ہوا، جَاءَ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

پھر ایک دوسرے اعتبار سے مستثنیٰ کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ مفرّغ ۲۔ غیر مفرّغ

مفرّغ: وہ ہے جس کا مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو، جیسے: جَاءَنِيْ إِلَّا زَيْدًا.

غیر مفرّغ: وہ ہے جس میں مستثنیٰ منہ مذکور ہو، جیسے: جَاءَنِيْ الْقَوْمُ إِلَّا زَيْدًا.

جس کلام میں استثنا ہو اس کی بھی دو قسمیں ہیں: ۱۔ مُوجَب ۲۔ غیر مُوجَب

مُوجَب: وہ ہے جس میں نفی، نہی، استفہام نہ ہو۔

غیر مُوجَب: وہ ہے جس میں نفی، نہی، استفہام موجود ہو۔

اقسامِ اعراب مستثنیٰ

نمبر	قاعدہ	مثال
۱	اگر مستثنیٰ متّصل إلَّا کے بعد کلامِ موجب میں واقع ہو تو مستثنیٰ ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔	جَاءَنِيْ الْقَوْمُ إِلَّا زَيْدًا.
۲	اگر کلامِ غیر موجب میں مستثنیٰ کو مستثنیٰ منہ پر مقدّم کریں تو منصوب پڑھتے ہیں۔	مَا جَاءَنِيْ إِلَّا زَيْدًا أَحَدٌ.
۳	مستثنیٰ منقطع ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔	سَجَدَ الْمَلٰئِكَةُ إِلَّا إِبْلِيْسَ.
۴	بعد خَلَا اور عَدَا کے مستثنیٰ اکثر علما کے نزدیک منصوب ہوتا ہے۔	جَاءَنِيْ الْقَوْمُ خَلَا زَيْدًا.
۵	مَا عَدَا کے بعد مستثنیٰ ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔	جَاءَنِيْ الْقَوْمُ مَا عَدَا زَيْدًا.
۶ الف	جو مستثنیٰ بعد إلَّا کے کلامِ غیر موجب میں واقع ہو اور اسکا مستثنیٰ منہ بھی مذکور ہو تو اس میں دو صورتیں جائز ہیں ایک تو یہ کہ بطور استثنا منصوب ہوتا ہے۔	مَا جَاءَنِيْ أَحَدٌ إِلَّا زَيْدًا.

٦ ب	دوسرے یہ کہ اپنے ماقبل کا بدل ہوتا ہے، یعنی جو اعراب إِلَّا کے پہلے اسم کا ہوتا ہے وہی إِلَّا کے بعد کا۔	مَا جَاءَنِيْ أَحَدٌ إِلَّا زَيْدٌ.
۷	اگر مستثنیٰ مفرّغ ہو اور کلامِ غیر موجب میں واقع ہو تو إِلَّا کے مستثنیٰ کا اعراب عامل کے مطابق ہوتا ہے۔	مَا جَاءَنِيْ إِلَّا زَيْدٌ. مَا رَأَيْتُ إِلَّا زَيْدًا. مَا مَرَرْتُ إِلَّا بِزَيْدٍ.
۸	مستثنیٰ بعد لفظ غَيْرَ، سِوٰى، سِوَاء، حَاشَا کے واقع ہو تو مستثنیٰ کو مجرور پڑھتے ہیں۔	جَاءَنِي الْقَوْمُ غَيْرَ زَيْدٍ، وَسِوٰى زَيْدٍ، وَسِوَاءَ زَيْدٍ، وَحَاشَا زَيْدٍ.

اِعرابِ لفظِ غیر: یہ تو ابھی معلوم ہوا کہ غَيْرَ کے بعد مستثنیٰ مجرور ہوتا ہے۔ اب یہ بتایا جاتا ہے کہ لفظِ غَيْرَ کا اِعراب تمام مذکورہ صورتوں میں ایسا ہوگا، جیسا کہ مستثنیٰ بـ "إِلَّا" کا ہوتا ہے، جیسا کہ ذیل کے نقشہ سے معلوم ہوگا:

مثال	توضیحِ قاعدہ
جَاءَنِي الْقَوْمُ غَيْرَ زَيْدٍ.	یہ مستثنیٰ متّصل کی مثال ہے۔
سَجَدَ الْمَلٰئِكَةُ غَيْرَ إِبْلِيْسَ.	یہ مستثنیٰ منقطع کی مثال ہے۔
مَا جَاءَنِيْ غَيْرَ زَيْدٍ الْقَوْمُ.	کلامِ غیر موجب ہے مستثنیٰ مقدّم ہے۔
مَا جَاءَنِيْ أَحَدٌ غَيْرَ زَيْدٍ وَ غَيْرُ زَيْدٍ.	کلامِ غیر موجب ہے مستثنیٰ منہ مذکور ہے، اس میں دو صورتیں ہیں: استثنا و بدل۔

مَا جَاءَنِيْ غَيْرُ زَيْدٍ مَا رَأَيْتُ غَيْرَ زَيْدٍ مَا مَرَرْتُ بِغَيْرِ زَيْدٍ	ان تینوں مثالوں میں غَیْــــر کا اعراب عامل کے مطابق ہے۔

فائدہ: لفظِ غَیْر کی اصل وضع تو صفت کے لیے ہے، مگر کبھی استثنا کے لیے بھی آتا ہے۔ اسی طرح إِلَّا استثنا کے لیے موضوع ہے اور کبھی صفت کے لیے آتا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿لَوْ كَانَ فِيْهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا﴾ ایسے ہی "لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ" (أَيْ غَيْرُ اللّٰهِ).

فصل (۱۴)

مجرورات

جو اسم مجرور ہوتے ہیں وہ دو ہیں:

ایک تو مضاف الیہ، جیسے: غُلَامُ زَيْدٍ.

دوسرے وہ جس پر حرفِ جر داخل ہو، جیسے: بِزَيْدٍ.

فائدہ ۱: مضاف پر "الف لام" اور تنوین نہیں آتی، اور تثنیہ و جمع کا "نون" اضافت میں گر جاتا ہے، جیسے: غُلَامَا زَيْدٍ، فَرَسَا عَمْرٍو، مُسْلِمُوْ مِصْرَ، طَالِبُوْ عِلْمٍ.

فائدہ ۲: مضاف الیہ کے معنوں میں کا، کے، کی، را، رے، ری، نا، نے، نی آتا ہے، جیسے: غُلَامُ زَيْدٍ (زید کا غلام)، غُلَامِيْ حَاضِرٌ (میرا غلام حاضر ہے)، ضَرَبْتُ غُلَامِيْ (میں نے اپنے غلام کو مارا)۔

فصل (۱۵)
اقسامِ اعرابِ اَسمائے متمکن

تعدادِ اقسام اعراب	تعدادِ اَسمائے متمکن	اقسامِ اَسمائے متمکن	حالتِ رفع ونصب وجر	مثال
ا۔	۱	اسم مفرد منصرف صحیح، جیسے: زَيْدٌ.	حالتِ رفع میں ضمّہ	جَاءَنِي زَيْدٌ، هٰذَا دَلْوٌ هُمْ رِجَالٌ.
	۲	اسم مفرد قائم مقام صحیح، جیسے: دَلْوٌ.	حالتِ نصب میں فتحہ	رَأَيْتُ زَيْدًا، رَأَيْتُ دَلْوًا، رَأَيْتُ رِجَالًا.
	۳	جمع مکسّر منصرف، جیسے: رِجَالٌ	حالتِ جر میں کسرہ	مَرَرْتُ بِزَيْدٍ، جِئْتُ بِدَلْوٍ، قُلْتُ لِرِجَالٍ.
۲۔	۴	جمع مؤنث سالم، جیسے: مُسْلِمَاتٌ	حالتِ رفع میں ضمّہ، حالتِ نصب وجر میں کسرہ	هُنَّ مُسْلِمَاتٌ، رَأَيْتُ مُسْلِمَاتٍ، مَرَرْتُ بِمُسْلِمَاتٍ.
۳۔	۵	غیر منصرف، جیسے: عُمَرُ	حالتِ رفع میں ضمّہ، حالتِ نصب وجر میں فتحہ	جَاءَ عُمَرُ، رَأَيْتُ عُمَرَ، مَرَرْتُ بِعُمَرَ.
۴۔	۶	اسمائے[۱] ستہ مکبّرہ جو ''یائے متکلّم'' کے علاوہ کسی دوسرے اسم کی طرف مضاف ہوں	حالتِ رفع میں ''واو'' حالتِ نصب میں ''الف'' حالتِ جر میں ''یا''	جَاءَ أَبُوْكَ، رَأَيْتُ أَبَاكَ، مَرَرْتُ بِأَبِيْكَ.

[۱] اسمائے ستہ مکبّرہ یعنی وہ چھ اسم جو تصغیر کی حالت میں نہ ہوں، یہ ہیں: أَبٌ، أَخٌ، حَمٌ، هَنٌ، فَمٌ، ذُوْمَالٍ. اگر ''یائے متکلّم'' کی طرف مضاف ہوں تو تینوں حالت میں اعراب یکساں ہوگا، جیسے: جَاءَ أَبِيْ، رَأَيْتُ أَبِيْ، مَرَرْتُ بِأَبِيْ.

تعدادِ اقسامِ اعراب	تعدادِ اسمائے متمکن	اقسامِ اسمائے متمکن	حالتِ رفع ونصب وجر	مثال
۵۔	۷ ۸ ۹	مثنّٰی، جیسے: رَجُلَانِ. کِلَا وَ کِلْتَا جبکہ ضمیر کی طرف مضاف ہوں اِثْنَانِ وَاِثْنَتَانِ	حالتِ رفع میں "الف" حالتِ نصب وجر میں "یا" ماقبل مفتوح	جَاءَ رَجُلَانِ، جَاءَ کِلَاهُمَا، جَاءَ اِثْنَانِ. رَأَيْتُ رَجُلَيْنِ، رَأَيْتُ کِلَيْهِمَا، رَأَيْتُ اثْنَيْنِ. مَرَرْتُ بِرَجُلَيْنِ، مَرَرْتُ بِکِلَيْهِمَا، مَرَرْتُ بِاثْنَيْنِ.
۶۔	۱۰ ۱۱ ۱۲	جمع مذکر سالم، جیسے: مُسْلِمُوْنَ، أُولُوْ، عِشْرُوْنَ تا تِسْعُوْنَ	حالتِ رفع میں "واؤ" ماقبل مضموم حالتِ نصب وجر میں "یا" ماقبل مکسور	جَاءَ مُسْلِمُوْنَ، جَاءَ أُولُو مَالٍ، جَاءَ عِشْرُوْنَ رَجُلًا. رَأَيْتُ مُسْلِمِيْنَ، رَأَيْتُ أُولِيْ مَالٍ، رَأَيْتُ عِشْرِيْنَ رَجُلًا، مَرَرْتُ بِمُسْلِمِيْنَ، مَرَرْتُ بِأُولِيْ مَالٍ، مَرَرْتُ بِعِشْرِيْنَ رَجُلًا.
۷۔	۱۳ ۱۴	اسم مقصور، جیسے: مُوْسٰی. جمع مذکر سالم کے علاوہ کوئی دوسرا اسم جو "یائے متکلّم" کی طرف مضاف ہو	تینوں حالت میں اعراب تقدیری ہوگا	جَاءَ مُوْسٰی، جَاءَ غُلَامِيْ. رَأَيْتُ مُوْسٰی، رَأَيْتُ غُلَامِيْ، مَرَرْتُ بِمُوْسٰی، مَرَرْتُ بِغُلَامِيْ.

تعدادِ اقسامِ اعراب	تعدادِ اَسمائے متمکن	اقسامِ اَسمائے متمکن	حالتِ رفع ونصب وجر	مثال
۸۔	۱۵	اسمِ منقوص جس کے آخر میں ''یا'' ماقبل مکسور ہو	حالتِ رفع میں ضمّہ تقدیری، حالتِ نصب میں فتحہ لفظی، حالتِ جر میں کسرہ تقدیری	جَاءَ الْقَاضِيْ، رَأَيْتُ الْقَاضِيَ، مَرَرْتُ بِالْقَاضِيْ.
۹۔	۱۶	جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلّم	حالتِ رفع میں ''واؤ'' تقدیری حالتِ نصب و جر میں ''یا'' ماقبل مکسور	هٰؤُلَاءِ مُسْلِمِيَّ، رَأَيْتُ مُسْلِمِيَّ، مَرَرْتُ بِمُسْلِمِيَّ.

فائدہ: مُسْلِمِيَّ اصل میں مُسْلِمُوْنَ تھا، جب اس کو ''یائے متکلّم'' کی طرف مضاف کیا تو ''نون'' جمع کا بوجہِ اِضافت گر گیا، مُسْلِمُوْيَ رہ گیا، اب ''واؤ'' اور ''یا'' جمع ہوئے، ''واؤ'' ساکن تھا اس لیے بقاعدۂ مَرْمِيٌّ ''واؤ'' کو ''یا'' سے بدل کر ''یا'' کو ''یا'' میں اِدغام کیا، مُسْلِمُيَّ ہوا، پھر ضمّہ میم کو ''یا'' کی مناسبت کی وجہ سے کسرہ سے بدلا، مُسْلِمِيَّ ہوگیا۔

فائدہ: مُسْلِمِيَّ کی نصبی وجرّی حالت کی اصل مُسْلِمِيْنَ ہے، کیونکہ جمع مذکر سالم کی نصبی وجرّی حالت میں ''یا'' ماقبل مکسور ہوتی ہے، اس لیے یہاں اضافت کا ''نون'' گرا دینے کے بعد ''واؤ'' کو ''یا'' سے بدلنے کی ضرورت نہ ہوگی، کیونکہ نصبی وجرّی حالت کی وجہ سے پہلے ہی سے ''یا'' موجود ہے، اس لیے صرف ''یا'' کو ''یا'' میں اِدغام کردیں گے، خوب سمجھ لو!

فصل (۱۶)
توابع

واضح ہو کہ جب جملہ میں دو اسم ایک جگہ جمع ہوں اور دوسرے اسم کا اعراب ایک ہی جہت سے پہلے کے مُوافق ہوتو پہلے اسم کو''متبوع'' اور دوسرے کو''تابع'' کہتے ہیں۔ پس تابع ہر اُس دوسرے اسم کو کہتے ہیں جو اپنے پہلے لفظ کے ساتھ اعراب میں بھی موافق ہو اور جہت میں بھی موافق ہو، یعنی متبوع فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع، مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب، مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہوتو تابع بھی اسی طرح ہوگا۔

تابع کی پانچ قسمیں:

۱۔صفت ۲۔تاکید ۳۔بدل ۴۔عطف بحرف ۵۔عطفِ بیان

۱۔صفت: وہ تابع ہے جو متبوع کی اچھی یا بری حالت کو ظاہر کر دے، جیسے: جَاءَنِيْ رَجُلٌ عَالِمٌ، اس مثال میں عَالِمٌ نے رَجُلٌ متبوع کی علمی حالت کو ظاہر کیا ہے، یا متبوع کے متعلق کی حالت کو ظاہر کرے، جیسے: جَاءَ نِيْ رَجُلٌ عَالِمٌ أَبُوْهُ، اس میں عَالِمٌ نے أَبُوْهُ کی علمی حالت کو ظاہر کیا ہے جو رَجُلٌ متبوع کا متعلق ہے۔

پس صفت کی دو قسمیں ہوئیں:

ایک وہ جو اپنے متبوع کی حالت ظاہر کرے۔

دوسری وہ جو متبوع کے متعلق کی حالت ظاہر کرے۔

صفت کی پہلی قسم دس چیزوں میں متبوع کے مُوافق ہوتی ہے:

۱۔تعریف ۲۔تنکیر ۳۔تذکیر ۴۔تانیث ۵۔اِفراد

۶۔تثنیہ ۷۔جمع ۸۔رفع ۹۔نصب ۱۰۔جر

جیسے: عِنْدِيْ رَجُلٌ عَالِمٌ. رَجُلَانِ عَالِمَانِ. رِجَالٌ عَالِمُوْنَ.
اِمْرَأَةٌ عَالِمَةٌ. اِمْرَأَتَانِ عَالِمَتَانِ. نِسْوَةٌ عَالِمَاتٌ.

دوسری قسم پانچ چیزوں میں متبوع کے مُوافق ہوتی ہے:

۱۔تعریف ۲۔تنکیر ۳۔رفع ۴۔نصب ۵۔جر

جیسے: جَاءَ تْنِيْ اِمْرَأَةٌ عَالِمٌ اِبْنُهَا.

اس مثال میں عَالِمٌ اور اِمْرَأَةٌ کا اعراب تو ایک ہے، مگر چونکہ عَالِمٌ سے اِبْنُهَا کی حالت ظاہر ہوتی ہے اس لیے عَالِمٌ مذکر لایا گیا۔

فائدہ: نکرہ کی صفت جملہ خبریہ سے بھی کر سکتے ہیں اور اس جملہ میں ضمیر کا لانا ضروری ہے جو نکرہ کی طرف لوٹتی ہے، جیسے: جَاءَنِيْ رَجُلٌ أَبُوْهُ عَالِمٌ.

ترکیب۱: جَاءَنِيْ رَجُلٌ عَالِمٌ: جَاءَ فعل، ''نون'' وقایہ کا، ''یا'' متکلّم کی مفعول بہ، رَجُلٌ موصوف، عَالِمٌ صفت، موصوف صفت کے ساتھ مل کر فاعل ہوا، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب۲: جَاءَ تْنِيْ اِمْرَأَةٌ عَالِمٌ اِبْنُهَا: جَائَتْ فعل، ''نون'' وقایہ کا، ''یا'' متکلّم کی مفعول بہ، اِمْرَأَةٌ موصوف، عَالِمٌ اسم فاعل، اِبْنٌ مضاف، هَا مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل ہوا عَالِمٌ کا، عَالِمٌ اپنے فاعل سے مل کر صفت ہوا، موصوف صفت مل کر فاعل ہوا جَاءَتْ کا، جَاءَتْ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب۳: جَاءَنِيْ رَجُلٌ أَبُوْهُ عَالِمٌ: جَاءَ فعل، ''نون'' وقایہ کا، ''یا'' متکلّم کی مفعول بہ، رَجُلٌ موصوف، أَبُوْ مضاف، ''هُ'' مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا، عَالِمٌ خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صفت ہوا، موصوف صفت مل کر

فاعل ہوا، جَاءَ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب بیان کریں

رَأَيْتُ اِمْرَأَةً عَالِمَةً. مَرَرْتُ بِرَجُلٍ عَالِمَةٍ بِنْتُهُ.

جَاءَنِيْ رَجُلٌ مَاتَ أَبُوْهُ. ﴿أَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا﴾

اُسْكُنْ فِيْ تِلْكَ الدَّارِ الْمَفْتُوْحِ بَابُهَا.

۲۔ تاکید: وہ تابع ہے جو متبوع کی نسبت کو، یا شامل ہونے کو خوب ثابت کردے کہ سننے والے کو کوئی شک باقی نہ رہے، جیسے: جَاءَ زَيْدٌ زَيْدٌ کہ اس میں دوسرے زَيْدٌ نے جو تاکید ہے پہلے زَيْدٌ کی نسبت کو جو جَاءَ کی طرف ہو رہی ہے، خوب ثابت کردیا کہ زَيْدٌ کے آنے میں کچھ شک نہیں رہا۔ اور جیسے: جَاءَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ اس میں كُلُّهُمْ جو تاکید ہے اس نے قوم کے شامل ہونے کو خوب ثابت کردیا کہ ساری قوم آ گئی، ایک بھی باقی نہ رہا۔

تاکید کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ لفظی ۲۔ معنوی

۱۔ تاکیدِ لفظی: وہ ہے جس میں لفظ مکرّر لایا جائے، جیسے: جَاءَ زَيْدٌ زَيْدٌ.

۲۔ تاکیدِ معنوی: آٹھ لفظوں سے ہوتی ہے:

نَفْسٌ	عَيْنٌ	كِلَا	كِلْتَا	كُلٌّ	أَجْمَعُ	أَكْتَعُ	أَبْصَعُ

نَفْسٌ، عَيْنٌ: یہ دو لفظ واحد، تثنیہ، جمع تینوں کی تاکید کے لیے آتے ہیں بشرطیکہ ان کے صیغوں اور ضمیروں کو بدل دیا جائے، جیسے: جَاءَ زَيْدٌ نَفْسُهُ، جَاءَ الزَّيْدَانِ أَنْفُسُهُمَا، جَاءَ الزَّيْدُوْنَ أَنْفُسُهُمْ.

عَيْنٌ کی مثال بھی اسی طرح سمجھ لو، جیسے: جَاءَ زَيْدٌ عَيْنُهُ .....

كِلَا تثنیہ مذکر اور كِلْتَا تثنیہ مؤنث کی تاکید کے لیے آتا ہے، جیسے: جَاءَ الرَّجُلَانِ كِلَاهُمَا، جَاءَتِ الْمَرْأَتَانِ كِلْتَاهُمَا.

كُـلٌّ، أَجْـمَـعُ: یہ دونوں واحد اور جمع کی تاکید کے لیے آتے ہیں، جیسے: قَرَأْتُ الْكِتَابَ كُلَّهُ، جَاءَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ، اِشْتَرَيْتُ الْفَرَسَ أَجْمَعَهُ، جَاءَ النَّاسُ أَجْمَعُوْنَ.

أَكْتَعُ، أَبْتَعُ، أَبْصَعُ: تابع ہوتے ہیں أَجْـمَعُ کے، یعنی بغیر أَجْـمَعُ کے نہیں آتے اور نہ أَجْـمَعُ پر مقدّم آتے ہیں، جیسے: جَـاءَ الْقَوْمُ كُـلُّهُـمْ أَجْـمَعُوْنَ أَكْتَعُوْنَ، أَبْتَعُوْنَ، أَبْصَعُوْنَ.

ترکیب: جَاءَ فعل، اَلْقَوْمُ مؤکد، كُلُّ مضاف، هُمْ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر تاکید، أَجْـمَعُوْنَ دوسری تاکید، مؤکد اپنی دونوں تاکیدوں سے مل کر فاعل ہوا، باقی ظاہر ہے۔

ترکیب بیان کریں

سَجَدَ الْمَلٰئِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُوْنَ. رَأَيْتُ الْأَمِيْرَ نَفْسَهُ.

۳۔ بدل: بدل لغت میں عوض کو کہتے ہیں۔ اصطلاح میں ہر اُس تابع کو کہتے ہیں جو کہ نسبت سے خود ہی مقصود ہو، متبوع مقصود نہ ہو۔ بدل کی چار قسمیں ہیں:

۱۔ بدل الکل ۲۔ بدل البعض ۳۔ بدل الاشتمال ۴۔ بدل الغلط

بدل الکل: بدل اور مبدل منہ کا مصداق ایک ہو، جیسے: جَـاءَنِـيْ زَيْـدٌ أَخُـوْكَ، قَرَأْتُ الْكِتَابَ رَوْضَةَ الْأَدَبِ.

بدل البعض: بدل مبدل منہ کے مصداق کا جزو ہو، جیسے: ضُرِبَ زَيْدٌ رَأْسُهُ.

بدل الاشتمال: بدل کا مبدل منہ کے ساتھ تعلّق ہو، جیسے: سُـلِبَ زَيْدٌ ثَوْبُهُ، سُرِقَ عَمْرٌو مَالُهُ.

بدل الغلط: جو غلطی کے بعد صحیح لفظ کے ساتھ ذکر کیا گیا ہو، جیسے: اِشْتَرَيْتُ فَرَسًا حِمَارًا (میں نے گھوڑا خریدا، نہیں نہیں گدھا) جَاءَنِيْ زَيْدٌ جَعْفَرٌ (آیا میرے پاس زید، نہیں نہیں جعفر)۔

۴۔ عطف بحرف: وہ تابع ہے جو حرفِ عطف کے بعد آئے، اور جو نسبت متبوع کی طرف ہو وہی تابع کی طرف ہو۔ متبوع کو معطوف علیہ اور تابع کو معطوف کہتے ہیں، جیسے: جَاءَ زَيْدٌ وَعَمْرٌو، تو جیسے جَاءَ کی نسبت زَيْدٌ کی طرف ہے، ایسے ہی حرفِ عطف کے واسطہ سے عَمْرٌو کی طرف ہے۔

۵۔ عطفِ بیان: ہر اُس تابع کو کہتے ہیں جو صفت تو نہ ہو مگر اپنے متبوع کو واضح اور ظاہر کرے، اور وہ دو ناموں میں سے ایک مشہور نام ہوتا ہے، جیسے: جَاءَ زَيْدٌ أَبُوْ عَمْرٍو یعنی (زید آیا جو ابو عمرو کنیت سے مشہور ہے) تو یہاں أَبُوْ عَمْرٍو عطفِ بیان ہے، اور جَاءَ أَبُوْ ظَفَرٍ عَبْدُ اللّٰهِ، یعنی (ابوظفر آیا جو عبداللہ کے نام سے مشہور ہے) یہاں عبداللہ عطفِ بیان ہے۔

ترکیب۱: جَاءَنِيْ زَيْدٌ أَخُوْكَ: جَاءَ فعل، ''نون'' وقایہ کا، ''یا'' متکلّم کی مفعول بہ، زَيْدٌ مُبدل منہ، أَخُوْ مضاف، كَ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر بدل، بدل مُبدل منہ مل کر فاعل ہوا جَاءَ کا، باقی ظاہر ہے۔

ترکیب۲: ضُرِبَ زَيْدٌ رَأْسُهٗ: ضُرِبَ فعل مجہول، زَيْدٌ مُبدل منہ، رَأْسُ مضاف، ''ہٗ'' مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر بدل ہوا، بدل مُبدل منہ مل کر مفعول مالم یسم فاعلہ ہوا، باقی ظاہر ہے۔

ترکیب۳: اِشْتَرَيْتُ فَرَسًا حِمَارًا: اِشْتَرَيْتُ فعل بافاعل، فَرَسًا مبدل منہ،

حِمَارًا بدل، بدل مبدل منہ مل کر مفعول بہ ہوا، اِشْتَرَیْتُ فعل بافاعل اپنے مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب۴: جَاءَ زَیْدٌ وَّعَمْرٌو: جَاءَ فعل، زَیْدٌ معطوف علیہ، ''واؤ'' حرفِ عطف، عَمْرٌو معطوف، معطوف ومعطوف علیہ مل کر فاعل ہوا جَاءَ کا جَاءَ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا، باقی ظاہر ہے۔

ترکیب۵: جَاءَ زَیْدٌ أَبُوْ عَمْرٍو: جَاءَ فعل، زَیْدٌ متبوع، أَبُوْ مضاف، عَمْرٍو مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر تابع عطفِ بیان ہوا، متبوع تابع مل کر فاعل ہوا جَاءَ کا، باقی ظاہر ہے۔

ترکیب بیان کریں

قَامَ عَمْرٌو أَبُوْكَ.	قُطِعَ زَیْدٌ یَدُهٗ.
سُرِقَ حَمِیْدٌ نِعَالُهٗ.	بِعْتُ جَمَلًا فَرَسًا.
ذَهَبَ بَكْرٌ وَخَالِدٌ.	جَاءَ أَبُو الظَّفَرِ عَبْدُ اللّٰهِ.

فصل (۱۷)

عواملِ لفظی ومعنوی

عواملِ اعراب کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ لفظی ۲۔ معنوی۔

لفظی عامل: وہ ہے جو ظاہر لفظوں میں موجود ہو، جیسے: عَلَی الْأَرْضِ میں عَلٰی نے أَرْضِ کو مجرور کر دیا، اور جَاءَ زَیْدٌ میں جَاءَ نے زَیْدٌ کو مضموم کر دیا۔

لفظی عامل کی تین قسمیں ہیں: ۱۔ حروف ۲۔ اَسما ۳۔ اَفعال

فصل (۱۸)

حروفِ عاملہ دراسم

یعنی اسم پر عمل کرنے والے حروف، جو حروف اسم میں عمل کرتے ہیں۔ ان کی سات قسمیں ہیں:

ا۔حروفِ جر: جواسم کوزیر دیتے ہیں اور یہ سترہ ہیں ؎

باؤ، تاؤ، کاف و لام و واو منذ و مذ، خَلا
رُبَّ، حاشَا، مِنْ، عَدَا، فِي، عَنْ، عَلٰی، حتّٰی، إلٰی

مثالیں

مَرَرْتُ بِزَیْدٍ.	تَاللّٰهِ لَأَفْعَلَنَّ کَذَا.
زَیْدٌ کَالْأَسَدِ.	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ.
وَاللّٰهِ لَأَفْعَلَنَّ کَذَا.	زَیْدٌ فِي الدَّارِ.
سَأَلْتُهٗ عَنْ أَمْرٍ.	قَامَ زَیْدٌ عَلَی السَّطْحِ.
مَا رَأَیْتُهٗ مُنْذُ یَوْمِ الْجُمُعَةِ.	جَاءَ نِي الْقَوْمُ خَلَا زَیْدٍ.
رُبَّ عَالِمٍ یَعْمَلُ بِعِلْمِهٖ.	جَاءَ نِي الْقَوْمُ حَاشَا زَیْدٍ.
جَاءَ نِي الْقَوْمُ عَدَا زَیْدٍ.	سِرْتُ مِنَ الْهِنْدِ إِلَی الْمَدِیْنَةِ.
أَکَلْتُ السَّمْکَةَ حَتّٰی رَأْسِهَا.	مَا جَاءَ نِيْ زَیْدٌ مُذْ خَمْسَةِ أَیَّامٍ.

۲۔حروفِ مشبّہ بالفعل: جواسم کونصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں، اور یہ چھ ہیں ؎

إِنَّ اور أَنَّ، کَأَنَّ، لَیْتَ، لٰکِنَّ، لَعَلَّ
اسم کے ناصب ہیں اور رافع خبر کے دائما

مثالیں

إِنَّ زَيْدًا قَائِمٌ. بَلَغَنِيْ أَنَّ زَيْدًا مُنْطَلِقٌ.

كَأَنَّ زَيْدًا أَسَدٌ. غَابَ زَيْدٌ وَلٰكِنَّ بَكْرًا حَاضِرٌ.

لَيْتَ زَيْدًا قَائِمٌ. لَعَلَّ السُّلْطٰنَ يُكْرِمُنِيْ.

۳۔ ما و لا: جوعمل کرنے میں لَيْسَ کے مشابہ ہیں ؎

مَـــا و لَا کا ہے عمل إِنَّ و أَنَّ کے خلاف
اسم کے رافع ہیں یہ ناصب خبر کے ہیں سدا

مثالیں

مَا زَيْدٌ قَائِمًا. لَا رَجُلٌ ظَرِيْفًا.

۴۔ لائے نفی جنس: اِس لَا کا اسم اکثر مضاف منصوب ہوتا ہے اور خبر مرفوع، جیسے: لَا غُلَامَ رَجُلٍ ظَرِيْفٌ فِي الدَّارِ.

اور اگر اسم نکرہ مفرد ہوتو فتحہ پر مبنی ہوتا ہے، جیسے: لَا رَجُلَ فِي الدَّارِ، اور اگر بعدِ لَا کے معرفہ ہوتو دوسرے معرفہ کے ساتھ لَا کو دوبارہ لانا ضروری ہوگا، اور لَا کچھ عمل نہ کرے گا، اور معرفہ مبتدا کی حیثیت سے مرفوع ہوگا، جیسے: لَا زَيْدٌ عِنْدِيْ وَلَا عَمْرٌو، لَا خَالِدٌ هٰهُنَا وَلَا سَعِيْدٌ.

اور اس کو یوں سمجھو کہ جب دو معرفوں کا کسی جگہ نہ ہونا بتایا جائے تو اس ترکیب کے ساتھ بتائیں کہ لَا دوبارہ ہر معرفہ کے شروع میں لائیں، اور معرفوں کو رفع کے ساتھ پڑھیں۔

اور اگر دو نکروں کا نہ ہونا ظاہر کریں تو دونوں کو پانچ طرح کہہ سکتے ہیں:

۱۔ لَا رَجُلَ فِي الدَّارِ وَلَا امْرَأَةَ ۲۔ لَا رَجُلٌ فِي الدَّارِ وَلَا امْرَأَةٌ

٣. لَا رَجُلَ فِي الدَّارِ وَلَا امْرَأَةً ٤. لَا رَجُلَ فِي الدَّارِ وَلَا امْرَأَةٌ

٥. لَا رَجُلٌ فِي الدَّارِ وَلَا اِمْرَأَةَ

۵۔ حروفِ ندا: جو منادیٰ مضاف کو نصب کرتے ہیں، اور یہ پانچ ہیں: يَا، أَيَا، هَيَا، أَيْ، أَ، جیسے: يَا عَبْدَ اللّٰهِ.

"أَيْ اور أَ" نزدیک کے لیے، اور "أَيَا و هَيَا" دور کے لیے، اور "يَا" عام ہے۔

٦۔ و: بمعنی مع، جیسے: اِسْتَوَى الْمَآءُ وَالْخَشْبَةَ.

٧۔ إِلَّا: حرفِ استثنا، جیسے: جَاءَ الْقَوْمُ إِلَّا زَيْدًا.

فصل (۱۹)

حروفِ عاملہ درفعلِ مضارع

یعنی مضارع پر عمل کرنے والے حروف، فعلِ مضارع میں جو حروف عمل کرتے ہیں ان کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ ناصب ۲۔ جازم

حروفِ ناصبہ یہ ہیں:

أَنْ ولَنْ پھر كَيْ إِذَنْ ہیں یہ حروفِ ناصبہ
کرتے ہیں منصوب مستقبل کو بے روئے وریا

مثالیں

۱۔ أَنْ جیسے: أُرِيدُ أَنْ تَقُومَ، أَنْ فعل کے ساتھ مصدر کے معنی میں ہوتا ہے، یعنی أُرِيدُ قِيَامَكَ، اس لیے اس کو أَنْ مصدریہ کہتے ہیں۔
۲۔ لَنْ جیسے: لَنْ يَذْهَبَ عَمْرٌو، لَنْ تاکیدِ نفی کے لیے آتا ہے۔
۳۔ كَيْ جیسے: أَسْلَمْتُ كَيْ أَدْخُلَ الْجَنَّةَ.
۴۔ إِذَنْ جیسے: إِذَنْ أَشْكُرَكَ، اُس شخص کے جواب میں کہا جائے جو کہے: أَنَا أُعْطِيكَ دِينَارًا.

فائدہ: أَنْ چھ حروف کے بعد مقدّر ہوتا ہے اور فعلِ مضارع کو نصب کرتا ہے:
۱۔ حَتّٰى جیسے: مَرَرْتُ حَتّٰى أَدْخُلَ الْبَلَدَ.
۲۔ لامِ جَحد جیسے: ﴿مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ﴾

۳۔ أَوْ جو إلٰی أَنْ، یا إِلَّا أَنْ کے معنی میں ہو، جیسے: لَأَلْزَمَنَّكَ أَوْ تُعْطِيَنِيْ حَقِّيْ (أَيْ إِلٰی أَنْ تُعْطِيَنِي حَقِّي).

۴۔ واوِصرف: اور یہ اُس ''واؤ'' کو کہتے ہیں کہ جو چیز معطوف علیہ پر داخل ہو وہ اس ''واؤ'' کے مدخول پر داخل نہ ہو سکے، جیسا کہ اس شعر میں ؎

لَا تَنْـــهَ عَنْ خُـلُقٍ وَتَـأْتِيَ مِثْـلَــهُ
عَـــارٌ عَـلَيْكَ إِذَا فَـعَـلْــتَ عَـظِيْــمٌ

پس اس شعر میں ''واوِصرف'' کا مدخول تَأتِيَ مِثْلَهٗ ہے، اس پر لَا تَنْهَ کی لَا داخل نہیں ہوسکتی، معنی شعر کے یہ ہیں کہ جس برے کام کو تو کرتا ہے اس سے دوسروں کو مت روک، کیونکہ اگر تو ایسا کرے گا تو یہ بڑے شرم کی بات ہوگی۔

۵۔ لامِ كَيْ جیسے: أَسْلَمْتُ لِأَدْخُلَ الْجَنَّةَ.

۶۔ فَا جو چھ چیز کے جواب میں ہو: امر، نہی، نفی، استفہام، تمنّی، عرض۔

۱۔امر جیسے: زُرْنِيْ فَأُكْرِمَكَ.
۲۔نہی جیسے: لَاتَشْتِمْنِى فَأُهِيْنَكَ.
۳۔نفی جیسے: مَا تَأْتِيْنَا فَتُحَدِّثَنَا.
۴۔استفہام جیسے: أَيْنَ بَيْتُكَ فَأَزُوْرَكَ.
۵۔تمنّی جیسے: لَيْتَ لِيْ مَالًا فَأُنْفِقَ مِنْهُ.
۶۔عرض جیسے: أَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِيْبَ خَيْرًا.

حروفِ جازمہ پانچ ہیں ؎

إِنْ و لَمْ، لَمَّا و لامِ امر و لائے نہی بھی
فعل کو کرتا ہے جزم ان میں سے ہر اِک بے دغا

مثالیں

لَمْ يَنْصُرْ لَمَّا يَنْصُرْ لِيَنْصُرْ لَا يَنْصُرْ إِنْ تَنْصُرْ أَنْصُرْ.

إِنْ شرطیہ دو جملوں پر داخل ہوتا ہے، جیسے: إِنْ تَضْرِبْ أَضْرِبْ۔ جملۂ اوّل کو شرط اور جملۂ دوم کو جزا کہتے ہیں۔ اور یہ إِنْ مستقبل کے لیے آتا ہے اگر چہ ماضی پر آئے، جیسے: إِنْ ضَرَبْتَ ضَرَبْتُ.

فائدہ ۱: اگر شرط کی جزا جملہ اسمیہ ہو یا امر یا نہی یا دعا ہو تو "فا" جزا میں لانا ضروری ہوگا، جیسے: إِنْ تَأْتِنِيْ فَأَنْتَ مُكْرَمٌ. إِنْ رَأَيْتَ زَيْدًا فَأَكْرِمْهُ.

إِنْ أَتَاكَ عَمْرٌو فَلَا تُهِنْهُ. إِنْ أَكْرَمْتَنِيْ فَجَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا.

فائدہ ۲: جب ماضی دعا کے موقع پر آئے، یا اس پر حرفِ شرط، یا اسم موصول داخل ہو تو مستقبل کے معنی میں ہو جائے گا۔

فصل (۲۰)
عملِ اَفعال

جاننا چاہیے کہ کوئی فعل ایسا نہیں جو عمل نہ کرتا ہو، اور عمل کے اعتبار سے فعل دو طرح کا ہوتا ہے: ۱۔معروف ۲۔مجہول

پھر فعلِ معروف کی دو قسمیں ہیں: ۱۔لازم ۲۔متعدّی۔
فعلِ معروف: خواہ لازم ہو یا متعدّی، فاعل کو رفع کرتا ہے، جیسے: قَامَ زَيْدٌ، ضَرَبَ عَمْرٌو. اور فعل متعدّی چھ[1] اسم کو نصب کرتا ہے، اور وہ چھ اسم یہ ہیں:
۱۔مفعول مطلق ۲۔مفعول فیہ ۳۔مفعول معہ ۴۔مفعول لہ ۵۔حال ۶۔تمیز،
اِن کا بیان منصوبات میں گزر چکا ہے۔

فعلِ مجہول: بجائے فاعل کے مفعول بہٖ کو رفع کرتا ہے اور باقی مفعولات کو نصب، جیسے:
ضُرِبَ زَيْدٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَمَامَ الْأَمِيْرِ ضَرْبًا شَدِيْدًا فِيْ دَارِهٖ تَأْدِيْبًا.
فعلِ مجہول کو فعلِ مالم یسم فاعلہ اور اس کے مرفوع کو مفعولِ مالم یسم فاعلہ کہتے ہیں۔

فعلِ متعدّی:

۱۔متعدّی ایک مفعول والا، جیسے: ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًوا.
۲۔متعدّی دو مفعول والا، جس میں ایک مفعول کا ذکر کرنا جائز ہے[2]، جیسے أَعْطٰی، اور جو اس کے ہم معنی ہو، جیسے: أَعْطَيْتُ زَيْدًا دِرْهَمًا، یہاں أَعْطَيْتُ زَيْدًا بھی جائز ہے۔

---

[1] فعل متعدّی مفعول بہ کو بھی نصب کرتا ہے۔ [2] یعنی ایک مفعول کے ذکر پر اکتفا کرنا بھی جائز ہے۔

۳۔ متعدّی دومفعول والا جس میں ایک مفعول[1] لانا جائز نہیں ہے، اور یہ اَفعالِ قلوب ہیں ۔

ہیں رَأَیْتُ اور وَجَدْتُّ اور عَلِمْتُ اور زَعَمْتُ
پھر حَسِبْتُ اور خِلْتُ اور ظَنَنْتُ بے خطا
تین پہلے ہیں یقیں کے واسطے تو کر یقیں
اور تین آخر کے ہیں شک کے لیے بے شک دِلا
درمیاں شک اور یقیں کے ہے جو فعلِ مشترک
ہے زَعَمْتُ درمیاں چھ کے جو ہے اُوپر لکھا

مثالیں

رَأَیْتُ سَعِیْدًا ذَاهِبًا.	وَجَدْتُّ رَشِیْدًا عَالِمًا.
عَلِمْتُ عَمْرًوا أَمِیْنًا.	زَعَمْتُ اللّٰهَ غَفُوْرًا. (برائے یقین)
زَعَمْتُ الشَّیْطٰنَ شَکُوْرًا. (برائے شک)	حَسِبْتُ زَیْدًا فَاضِلًا.
خِلْتُ خَالِدًا قَائِمًا.	ظَنَنْتُ بَکْرًا نَائِمًا.

۴۔ متعدّی تین مفعول والا، اور وہ یہ ہیں: أَعْلَمَ، أَرٰی، أَنْبَأَ، أَخْبَرَ، خَبَّرَ، نَبَّأَ، حَدَّثَ، جیسے: أَعْلَمْتُ زَیْدًا عَمْرًوا فَاضِلًا، أَرَیْتُ عَمْرًوا خَالِدًا نَائِمًا، یہ سب مفعولات مفعول بہ ہیں۔

افعالِ ناقصہ: یہ اَفعال (باوجود لازم ہونے کے) تنہا فاعل سے تمام نہیں ہوتے بلکہ خبر کے بھی محتاج ہوتے ہیں، اسی وجہ سے ان کو اَفعالِ ناقصہ کہتے ہیں۔ یہ جملہ اسمیہ میں

[1] بلکہ ایک مفعول کے ساتھ دوسرے کا ذکر کرنا ضروری ہے۔

مُسندالیہ کو رفع اور مُسند کو نصب کرتے ہیں، اور ان کی تعداد تیرہ ہے ۔

کَانَ، صَارَ، أَصْبَحَ، أَمْسٰی وَأَضْحٰی، ظَلَّ، بَاتَ
مَا بَرِحَ، مَا دَامَ، مَا انْفَكَّ، لَيْسَ ہے اور مَا فَتِئَ
ایسے ہی مَا زَالَ پھر اَفعال نکلیں ان سے جو
ہے وہی ان کا عمل جو اصل تیرہ کا لکھا

مثالیں

كَانَ زَيْدٌ قَائِمًا.	صَارَ الطِّيْنُ خَزَفًا.
أَصْبَحَ زَيْدٌ غَنِيًّا.	أَضْحٰى زَيْدٌ حَاكِمًا.
أَمْسٰى عَمْرٌو قَائِمًا.	ظَلَّ بَكْرٌ كَاتِبًا.
بَاتَ خَالِدٌ نَائِمًا.	اِجْلِسْ مَا دَامَ زَيْدٌ جَالِسًا.
مَا بَرِحَ خَالِدٌ صَائِمًا.	مَا انْفَكَّ وَحِيْدٌ عَاقِلًا.
مَا فَتِئَ سَعِيْدٌ فَاضِلًا.	مَا زَالَ بَكْرٌ عَالِمًا.
لَيْسَ زَيْدٌ قَائِمًا.	

اَفعالِ مقاربہ: ۔

ہیں جو اَفعالِ مقارب مثلِ ناقص ان کو جان
چار ہیں وہ: أَوْشَكَ، كَادَ، كَرَبَ دیگر عَسٰی
رفع دیتے اسم کو ہیں اور خبر کو وہ نصب
ہے یہی ان کا عمل تو کر نہ شک اس میں ذرا

مثالیں

عَسٰی زَیْدٌ أَنْ یَّخْرُجَ. عَسَتِ الْمَرْأَةُ أَنْ تَقُوْمَ.
کَادَ عَمْرٌو یَذْهَبُ. کَرَبَ خَالِدٌ یَجْلِسُ.
أَوْشَكَ بَكْرٌ أَنْ یَّجِيْءَ.

اَفعالِ مدح وذم:

چار فعلِ مدح و ذم ہیں رافعِ اسمائے جنس
اور ہیں وہ: بِئْسَ، سَآءَ، نِعْمَ، چوتھا حَبَّذَا
بِئْسَ، سَاءَ ہیں برائے ذم، بچو ان سے مدام
تاکہ دنیا اور عقبٰی میں تمہارا ہو بھلا
ہیں برائے مدح نِعْمَ، حَبَّذَا اے جانِ من!
پس کرو تم فعل قابل مدح کے صبح و مَسا

مثالیں

بِئْسَ الرَّجُلُ عَمْرٌو. سَاءَ الرَّجُلُ زَیْدٌ.
نِعْمَ الرَّجُلُ عَمْرٌو. حَبَّذَا زَیْدٌ.

فائدہ: جو کچھ ان اَفعال کے فاعل کے بعد ہوتا ہے اس کو مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم کہتے ہیں، شرط یہ ہے کہ فاعل معرّف باللام ہو، جیسے: نِعْمَ الرَّجُلُ عَمْرٌو، یا معرّف باللام کی طرف مضاف ہو، جیسے: نِعْمَ صَاحِبُ الْعِلْمِ بَكْرٌ، یا فاعل ضمیر مستتر ہو جس کی تمیز نکرہ منصوبہ ہو، جیسے: نِعْمَ رَجُلًا زَیْدٌ، اِس مثال میں نِعْمَ کا فاعل "هُوَ" نِعْمَ میں مستتر ہے، اور رَجُلًا منصوب تمیز ہے کیونکہ هُوَ مبہم ہے۔

حَبَّذَا زَيْدٌ میں حَبَّ فعلِ مدح ہے، اور ذَا اُس کا فاعل ہے، اور زَيْدٌ مخصوص بالمدح، اسی طرح بِئْسَ الرَّجُلُ عَمْرٌو اور سَاءَ الرَّجُلُ زَيْدٌ.

افعالِ تعجب کے دو صیغے ہر ثلاثی مجرد سے آتے ہیں:

اوّل: مَا أَفْعَلَهُ جیسے: مَا أَحْسَنَ زَيْدًا! تقدیر اس کی یہ ہے: أَيُّ شَيْءٍ أَحْسَنَ زَيْدًا؟ مَا بمعنی أَيُّ شَيْءٍ محلِّ رفع میں مبتدا ہے، اور أَحْسَنَ محلِّ رفع میں خبر ہے، اور فاعل أَحْسَنَ کا هُوَ اس میں مستتر ہے اور زَيْدًا مفعول بہ ہے۔

ترکیب: اس کی یوں ہے کہ مَا مبتدا، أَحْسَنَ فعل، اس میں ضمیر هُوَ وہ اس کا فاعل، زَيْدًا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ہوئی مبتدا کی، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

دوم: أَفْعِلْ بِهِ جیسے: أَحْسِنْ بِزَيْدٍ، أَحْسِنْ صیغۂ امر ہے بمعنی فعلِ ماضی، تقدیر اس کی یہ ہے: أَحْسَنَ زَيْدٌ، یعنی صَارَ ذَا حُسْنٍ، اور ''با'' زائد ہے۔

فصل (۲۱)

اَسمائے عاملہ

اَسمائے عاملہ کی گیارہ قسمیں ہیں:

۱۔اسمائے شرطیہ: بمعنی إِنْ، اپنے مضارع کو جزم دیتے ہیں اور وہ نو ہیں ۔

فعل کے نو اسم جازم ہیں یہ سن لو اے عزیز!
پانچ ان میں سے ہیں مَنْ، مَهْمَا، مَتٰی، إِذْ مَا و مَا
پھر چھٹا أَيٌّ کو جانو، ساتواں ہے حَيْثُمَا
آٹھواں أَنّٰی کو سمجھو، اور نواں ہے أَيْنَمَا

مثالیں

مَنْ يُّكْرِمْنِيْ أُكْرِمْهُ.
مَهْمَا تَقْعُدْ أَقْعُدْ.
مَتٰى تَذْهَبْ أَذْهَبْ.
إِذْ مَا تُسَافِرْ أُسَافِرْ.
مَا تَشْتَرِ أَشْتَرِ.
أَيُّهُمْ يَضْرِبْنِيْ أَضْرِبْهُ.
حَيْثُمَا تَقْعُدْ أَقْعُدْ.
أَنّٰى تَكْتُبْ أَكْتُبْ.
أَيْنَمَا تَقْصِدْ أَقْصِدْ.

۲۔اسمائے افعال: اور وہ نو ہیں ۔

نو ہیں بس اسمائے افعال ان میں رافع تین ہیں
دو ہیں هَيْهَاتَ اور شَتَّانَ تیسرا سَرْعَانَ ہوا
چھ ہیں ناصب دُوْنَكَ، بَلْهَ، عَلَيْكَ، حَيَّهَلْ
پھر رُوَيْدَ اور هَا کو یاد رکھ اے باوفا!

مثالیں

هَيْهَاتَ زَيْدٌ. شَتَّانَ زَيْدٌ وَعَمْرٌو. سَرْعَانَ عَمْرٌو.

یہ تینوں ماضی کے معنی میں آتے ہیں اور اس کو بوجۂ فاعلیّت رفع کرتے ہیں۔

دُوْنَكَ عَمْرًوا. بَلْهَ سَعِيْدًا. عَلَيْكَ بَكْرًا.

حَيَّهَلِ الصَّلَاةَ. رُوَيْدَ زَيْدًا. هَا خَالِدًا.

یہ چھ اسم امر حاضر کے معنی میں آتے ہیں اور اسم کو بوجۂ مفعولیت نصب کرتے ہیں۔

۳۔ اسمِ فاعل: یہ فعلِ معروف کا عمل کرتا ہے، یعنی فاعل کو رفع اور مفعول بہ کو نصب دیتا ہے، دو شرطوں کے ساتھ: ایک تو یہ کہ اسمِ فاعل معنی میں حال یا استقبال کے ہو، دوسرے یہ کہ اس سے پہلے مبتدا ہو، جیسے: زَيْدٌ قَائِمٌ أَبُوْهُ، زَيْدٌ ضَارِبٌ أَبُوْهُ عَمْرًوا.

یا موصوف ہو، جیسے: مَرَرْتُ بِرَجُلٍ ضَارِبٍ أَبُوْهُ بَكْرًا.

یا موصول ہو، جیسے: جَاءَنِيْ الْقَائِمُ أَبُوْهُ، جَاءَنِيْ الضَّارِبُ أَبُوْهُ عَمْرًوا.

یا ذوالحال ہو، جیسے: جَاءَنِيْ زَيْدٌ رَاكِبًا غُلَامُهُ فَرَسًا.

یا ہمزہ استفہام ہو، جیسے: أَضَارِبٌ زَيْدٌ عَمْرًوا.

یا حرفِ نفی ہو، جیسے: مَا قَائِمٌ زَيْدٌ.

وہی عمل جو قَامَ یا ضَرَبَ کرتا تھا قَائِمٌ یا ضَارِبٌ کرتا ہے۔

۴۔ اسمِ مفعول: یہ فعلِ مجہول کا عمل کرتا ہے یعنی مفعول مالم یسم فاعلہ کو رفع دیتا ہے، اور اس کے عمل کی بھی دو شرطیں ہیں:

اوّل یہ کہ معنی میں حال یا استقبال کے ہو۔

دوم یہ کہ اس سے پہلے مبتدا وغیرہ میں سے کوئی ہو۔

جیسے: زَیْدٌ مَضْرُوْبٌ أَبُوْهُ، وَعَمْرٌو مُعْطًى غُلَامُهُ دِرْهَمًا، بَكْرٌ مَعْلُوْمٌ اِبْنُهُ فَاضِلًا، وَخَالِدٌ مُخْبَرٌ اِبْنُهُ عَمْرًوا فَاضِلًا، وہی عمل جو ضُرِبَ، أُعْطِيَ ، عُلِمَ، أُخْبِرَ کرتے تھے مَضْرُوْبٌ، مُعْطًى، مَعْلُوْمٌ، مُخْبَرٌ کرتے ہیں۔

۵۔صفتِ مشبّہ: یہ بھی اپنے فعل کا عمل کرتی ہے بشرطِ مذکور، جیسے: زَیْدٌ حَسَنٌ غُلَامُهُ، وہی عمل جو حَسُنَ کرتا تھا حَسَنٌ کرتا ہے۔

٦۔اسمِ تفضیل: اِس کا استعمال تین طرح ہوتا ہے:

۱۔ مِنْ کے ساتھ، جیسے زَیْدٌ أَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو.

۲۔ ال کے ساتھ، جیسے: جَاءَنِيْ زَیْدٌ الْأَفْضَلُ.

۳۔ اضافت کے ساتھ، جیسے: زَیْدٌ أَفْضَلُ الْقَوْمِ.

اسمِ تفضیل کا عمل اس کے فاعل میں ہوتا ہے، اور وہ ضمیر هُوَ ہے جو اس میں مستتر ہے۔

۷۔مصدر: بشرطیکہ مفعول مطلق نہ ہو اپنے فعل کا عمل کرتا ہے، جیسے: أَعْجَبَنِيْ ضَرْبُ زَیْدٍ عَمْرًوا.

۸۔اسمِ مضاف: یہ مضاف الیہ کو مجرور کرتا ہے، جیسے: جَاءَ نِيْ غُلَامُ زَیْدٍ یہاں "ل" حقیقت میں مقدّر ہے، کیونکہ تقدیر اس کی یہ ہے: غُلَامٌ لِزَیْدٍ.

۹۔اسمِ تام: تمیز کو نصب کرتا ہے اور اسم کا تام ہونا یا تنوین سے ہوتا ہے، جیسے: مَا فِيْ السَّمَاءِ قَدْرُ رَاحَةٍ سَحَابًا.

یا تقدیرِ تنوین سے، جیسے: عِنْدِيْ أَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا، زَیْدٌ أَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا.

یا نونِ تثنیہ سے، جیسے: عِنْدِيْ قَفِیْزَانِ بُرًّا.

یا مشابہ نونِ جمع سے، جیسے: عِنْدِيْ عِشْرُوْنَ دِرْهَمًا.

۱۰۔ اَسمائے کنایہ: کَمْ، کَذَا.

کَمْ کی دو قسمیں ہیں: ا۔ استفہامیہ ۲۔ خبریہ

کَمْ استفہامیہ تمیز کو نصب کرتا ہے اور کَذَا بھی، جیسے: کَمْ رَجُلًا عِنْدَكَ؟ وَعِنْدِيْ كَذَا دِرْهَمًا.

کَمْ خبریہ تمیز کو جر دیتا ہے، جیسے: کَمْ مَالٍ أَنْفَقْتُ؟ وَكَمْ دَارٍ بَنَيْتُ؟ اور کبھی مِنْ جارّہ کَمْ خبریہ کی تمیز پر آتا ہے، جیسے قرآن مجید میں آتا ہے: ﴿كَمْ مِنْ مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ﴾.

فصل (۲۲)

عوامل کی دوسری قسم معنوی

معنوی عامل: عاملِ معنوی وہ ہے جو ظاہری لفظوں میں موجود نہ ہو۔ اسکی دو قسمیں ہیں:

ا۔ ابتدا: یعنی خالی ہونا اسم کا عواملِ لفظی سے۔ مبتدا کو رفع کرتا ہے، جیسے: زَيْدٌ قَائِمٌ. اس میں زَيْدٌ مبتدا ہے جو ابتدا سے مرفوع ہے، اور قَائِمٌ خبر بھی ابتدا سے مرفوع ہے، گویا دونوں مبتدا خبر میں ابتدا ہی عامل ہے۔

یہاں دو مذہب اور ہیں: ایک تو یہ کہ ابتدا تو مبتدا میں عمل کرتی ہے اور مبتدا خبر میں، دوسرے یہ کہ مبتدا اور خبر میں سے ہر ایک دوسرے میں عمل کرتا ہے، یعنی مبتدا خبر میں اور خبر مبتدا میں۔

۲۔ فعلِ مضارع: میں ناصب و جازم کا نہ ہونا فعلِ مضارع کو رفع کرتا ہے، جیسے: يَضْرِبُ زَيْدٌ، یہاں يَضْرِبُ مرفوع ہے کیونکہ ناصب و جازم سے خالی ہے۔

فصل (۲۳)

حروفِ غیر عاملہ

حروفِ غیر عاملہ کی سولہ قسمیں ہیں:

۱۔حروفِ تنبیہ: أَلَا، أَمَا، هَا یہ حروف جملہ پر آتے ہیں مخاطب سے غفلت دور کرنے کے لیے، جیسے: أَلَا زَيْدٌ قَائِمٌ، أَمَا عَمْرٌو نَائِمٌ، هَا أَنَا حَاضِرٌ.

۲۔حروفِ ایجاب: نَعَمْ، بَلٰی، أَجَلْ، إِيْ، جَيْرِ اور إِنَّ یہ حروفِ تصدیق بھی کہلاتے ہیں۔

نَعَمْ پہلی بات کی تصدیق کرتا ہے، خواہ وہ بات نفی میں ہو یا اثبات میں، جیسے کوئی کہے: مَا جَاءَ زَيْدٌ تو اس کے جواب میں کہا جائے گا: نَعَمْ، یعنی مَا جَاءَ زَيْدٌ. ایسے ہی جب کہا جائے: ذَهَبَ عَمْرٌو تو اس کے جواب میں کہا جائے: نَعَمْ، یعنی ذَهَبَ عَمْرٌو.

بَلٰی منفی کے اثبات کے لیے آتا ہے، جیسے: ﴿اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ؟ قَالُوْا بَلٰی﴾ یعنی بَلٰی أَنْتَ رَبُّنَا.

إِيْ مثل نَعَمْ کے ہے، لیکن اتنا فرق ہے کہ استفہام کے بعد قسم کیساتھ آتا ہے، جیسے کوئی کہے: أَقَامَ زَيْدٌ؟ اسکے جواب میں کہا جائے: إِيْ وَاللّٰهِ! (ہاں! اللہ کی قسم)۔

أَجَلْ جَيْرِ بھی مثل نَعَمْ کے ہیں، لیکن اِن کے ساتھ قسم ضروری نہیں۔

إِنَّ بھی ایسا ہی ہے، لیکن اِس کا استعمال کم آتا ہے۔

۳۔حروفِ تفسیر: حروفِ تفسیر دو ہیں: أَيْ اور أَنْ، جیسے: جَاءَنِيْ زَيْدٌ (أَيْ أَبُوْكَ)

اورقرآن مجید میں ہے: ﴿نَادَيْنَاهُ اَنْ يَّآ اِبْرَاهِيْمُ﴾ یعنی نَادَيْنَاهُ بِلَفْظٍ هُوَ قَوْلُنَا يَا إِبْرَهِيْمُ.

۴۔حروفِ مصدریہ: حروفِ مصدریہ تین ہیں: مَا، أَنْ اور أَنَّ.

مَا اور أَنْ فعل کومصدر کے معنی میں بدل دیتے ہیں، جیسے: ﴿ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ﴾ أَيْ بِرُحْبِهَا، وَأَعْجَبَنِيْ أَنْ ضَرَبْتَ (أَيْ ضَرْبُكَ).

أَنَّ جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے، جیسے: بَلَغَنِيْ أَنَّ زَيْدًا نَائِمٌ (أَيْ نَوْمُهُ).

۵۔حروفِ تحضیض: حروفِ تحضیض چار ہیں: أَلَّا، هَلَّا، لَوْمَا اور لَوْلَا.

یہ حروف اگر مضارع پر آئیں تو اُبھارنا اور رغبت دلانا مقصود ہوگا، جیسے: هَلَّا تُصَلِّيْ؟ (تم کیوں نماز نہیں پڑھتے؟) اور اسی لیے ان کو حروفِ تحضیض کہتے ہیں، کیونکہ تحضیض کے معنی ہیں اُبھارنا اور رغبت دلانا، خوب سمجھ لو۔

اور اگر یہ حروف ماضی پر داخل ہوں تو ان سے مخاطب کو ندامت دلانا مقصود ہوتا ہے، جیسے: هَلَّا صَلَّيْتَ الْعَصْرَ؟ (تم نے عصر کی نماز کیوں نہیں پڑھی؟) اسی لیے ان کو ''حروف تندیم'' بھی کہتے ہیں۔

۶۔حرفِ توقّع: حرفِ توقّع قَدْ ہے، یہ حرف ماضی پر داخل ہوکر ماضی قریب کے معنی دیتا ہے اور اس کا ترجمہ ''بے شک'' کیا جاتا ہے، اور مضارع پر داخل ہوکر تقلیل کے معنی دیتا ہے اور اس کا ترجمہ ''کبھی'' کرتے ہیں، جیسے: قَدْ جَاءَ زَيْدٌ (زید آیا ہے، یا بے شک زید آیا ہے) اور قَدْ يَجِيْءُ زَيْدٌ (زید کبھی آتا ہے) اور کبھی مضارع میں بھی بے شک کے معنی دیتا ہے، جیسے: ﴿قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ﴾ (بے شک اللہ جانتا ہے)۔

۷۔حروفِ استفہام: حروفِ استفہام تین ہیں: مَا، أَ اور هَلْ.
یہ تینوں جملہ کے شروع میں آتے ہیں، جیسے: مَا اسْمُكَ؟ أَزَيْدٌ قَائِمٌ؟ هَلْ زَيْدٌ قَائِمٌ؟

۸۔حرفِ رَدَع: كَلَّا حرفِ رَدَع ہے جو کہ اکثر انکار ومنع کے لیے آتا ہے، جیسے کوئی کہے: كَفَرَ زَيْدٌ تو اس کے جواب میں کہا جائے گا: كَلَّا (ہرگز نہیں)۔
اور كَلَّا حَقًّا یعنی بے شک کے معنی میں بھی آتا ہے، جیسے: ﴿كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ﴾ (بے شک قریب ہے کہ تم جانو گے)۔

۹۔تنوین: اور یہ کئی طرح کی ہوتی ہے، جن میں سے دو یہ ہیں:
۱۔تمکّن جیسے: زَيْدٌ ۲۔عوض جیسے: يَوْمَئِذٍ.
يَوْمَ کو إِذْ كَانَ كَذَا کے عوض بولا جاتا ہے، اور حِيْنَئِذٍ کو حِيْنَ إِذْ كَانَ كَذَا کی جگہ بولتے ہیں۔

۱۰۔نونِ تاکید: جیسے: اِضْرِبَنَّ، اِضْرِبَنْ.

۱۱۔لامِ مفتوحہ: تاکید کے لیے آتا ہے، جیسے: لَزَيْدٌ أَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو.

۱۲۔حروفِ زیادت: آٹھ ہیں: إِنْ، أَنْ، مَا، لَا، مِنْ، كَ، بِ، لِ.

مثالیں

مَا إِنْ زَيْدٌ قَائِمٌ.	﴿فَلَمَّآ اَنْ جَاءَ الْبَشِيْرُ﴾
إِذَا مَا تَخْرُجُ أَخْرُجُ.	مَا جَاءَنِيْ زَيْدٌ وَلَا عَمْرٌو.
مَا جَاءَنِيْ مِنْ أَحَدٍ.	﴿لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ﴾
مَا زَيْدٌ بِقَائِمٍ.	﴿رَدِفَ لَكُمْ﴾

۱۳۔حروفِ شرط: أَمَّا، لَوْ ہیں۔

أَمَّا تفسیر کے لیے آتا ہے اور ''فَا'' اُس کے جواب میں لانا ضروری ہے، کَقَوْلِهٖ تَعَالٰی: ﴿فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَّسَعِيْدٌO فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِى النَّارِ .....﴾ ﴿وَاَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِى الْجَنَّةِ﴾

لَوْ دوسرے جملہ کی نفی ظاہر کرتا ہے پہلے جملہ کی نفی ہونے کے سبب سے، جیسے قرآن مجید میں ہے: ﴿لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا﴾ اگر آسمان و زمین میں کئی خدا ماسوائے اللہ کے ہوتے تو یہ دونوں تباہ ہوجاتے۔ (مگر چونکہ کئی خدا نہیں اس لیے تباہ نہیں ہوئے)۔

۱۴۔ لَوْلَا: یہ دوسری بات کی نفی کرتا ہے، پہلی بات ہونے کے سبب سے، جیسے: لَوْلَا زَيْدٌ لَهَلَكَ عَمْرٌو اگر زید نہ ہوتا تو عمرو ہلاک ہوتا۔ (مگر زید تھا اس لیے عمرو ہلاک نہیں ہوا)۔

۱۵۔ مَا: بمعنی مَا دَامَ، جیسے: أَقُوْمُ مَا جَلَسَ الْأَمِيْرُ (میں کھڑا رہوں گا جب تک امیر بیٹھے)۔

۱٦۔حروفِ عطف: حروفِ عطف دس ہیں: وَ، فَ، ثُمَّ، حَتّٰى، إِمَّا، أَوْ، أَمْ، لَا، بَلْ اور لٰكِنْ.

المطبوعة

ملونة مجلدة

الكتاب	المجلدات
الصحيح لمسلم	(٧ مجلدات)
الموطأ للإمام محمد	(مجلدين)
الموطأ للإمام مالك	(٣ مجلدات)
الهداية	(٨ مجلدات)
مشكاة المصابيح	(٤مجلدات)
تفسير الجلالين	(٣مجلدات)
مختصر المعاني	(مجلدين)
نور الأنوار	(مجلدين)
كنز الدقائق	(٣مجلدات)

التبيان في علوم القرآن	تفسير البيضاوي
المسند للإمام الأعظم	الحسامي
الهدية السعيدية	شرح العقائد
أصول الشاشي	القطبي
تيسير مصطلح الحديث	نفحة العرب
شرح التهذيب	مختصر القدوري
تعريب علم الصيغة	نور الإيضاح
البلاغة الواضحة	ديوان الحماسة
ديوان المتنبي	المقامات الحريرية
النحو الواضح (الإبتدائية، الثانوية)	آثار السنن
رياض الصالحين (مجلدة غير ملونة)	شرح نخبة الفكر

ملونة كرتون مقوي

شرح عقود رسم المفتي	السراجي
متن العقيدة الطحاوية	الفوز الكبير
المرقاة	تلخيص المفتاح
زاد الطالبين	دروس البلاغة
عوامل النحو	الكافية
هداية النحو	تعليم المتعلم
إيساغوجي	مبادئ الأصول
شرح مائة عامل	مبادئ الفلسفة
المعلقات السبع	هداية الحكمة

هداية النحو (مع الخلاصة والتمارين)

متن الكافي مع مختصر الشافي

ستطبع قريبا بعون الله تعالى

ملونة مجلدة/ كرتون مقوي

الصحيح للبخاري	الجامع للترمذي
شرح الجامي	التسهيل الضروري

Books in English

Tafsir-e-Uthmani (Vol. 1, 2, 3)
Lisaan-ul-Quran (Vol. 1, 2, 3)
Key Lisaan-ul-Quran (Vol. 1, 2, 3)
Al-Hizb-ul-Azam (Large) (H. Binding)
Al-Hizb-ul-Azam (Small) (Card Cover)
Secret of Salah

Other Languages

Riyad Us Saliheen (Spanish) (H. Binding)
Fazail-e-Aamal (German)

To be published Shortly Insha Allah

Al-Hizb-ul-Azam (French) (Coloured)